محمد ارشد*

مکتوبات محمد حمید اللہ

Abstract:

Letters of Dr. Muhammad Hamidullah

In this article 55 unpublished letters of Dr. Muhammad Hamidullah, addressed to his close relatives, are being produced. These letters shed new light on the life and scholarly activities of Dr. Muhammad Hamidullah. While settled in Paris, he remained in touch with his relatives in Hyderabad-Deccan and Madras. These letters reflect that Dr. Muhammad Hamidullah acted as a religious and spiritual guide as well as a mentor and a mufti to his relatives. He always showed keen interest in their educational and religious activities and proved a source of encouragement and guidance for them. These letters are a significant source on the scholarly contribution of his ancestors, especially their role in the dissemination of the teaching of Islam in South India. These letters also shed light on Dr. Muhammad Hamidullah's position on questions of juristic nature. In these letters his position on juristic matters is absolutely orthodox and traditional one.

Key words: Unpublished Letters, Muhammad Hamidullah,

اس مقالے میں معروف سیرت نگار اور اسلامی قانونِ بین الممالک کے ممتاز عالم ڈاکٹر محمد حمید اللہ (۱۶ محرم

۱۳۲۶ھ/ ۱۹ فروری ۱۹۰۸ء تا ۱۲ شوال ۱۴۲۳ھ/ ۱۷ دسمبر ۲۰۰۲ء) کے غیر مطبوعہ مکتوبات کا ایک انتخاب (۵۵ مکتوبات پر مشتمل) پیش کیا جا رہا ہے۔ مکتوب نگار نے یہ مکتوبات حیدر آباد دکن اور مدراس میں مقیم اپنے اعزہ و اقربا کے نام تحریر کیے تھے۔

محمد حمید اللہ کے مکتوب الیہم نیز ان کے نام مکتوبات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱)	سیف اللہ و فرزانہ	۳
(۲)	عبیداللہ زبیر	۴۸
(۳)	محمد غوث	۱
(۴)	محمد ایوب صابر	۲
(۵)	عبدالصبور	۱

سیف اللہ، محمد حمید اللہ کے برادر اکبر محمد صبغۃ اللہ کے بیٹے ہیں۔ فرزانہ کراچی میں مقیم محمد حمیداللہ کے ایک قریبی عزیز محی الدین مرحوم کی دختر جب کہ سیف اللہ کی اہلیہ ہیں۔ سیف اللہ اور فرزانہ دونوں حیدر آباد دکن میں مقیم ہیں۔ سیف اللہ ایک عرصے تک ملازمت کے سلسلے میں جدے میں مقیم رہے۔ جدے میں قیام کے دوران میں انھوں نے مکے کے سفر اور عمرے کی بجا آوری اور قربانی و دم (ارکانِ حج میں تقصیر کی سزا) سے متعلق مسائل نیز مشینی ذبیحہ کی شرعی حیثیت اور غیر مسلم ممالک (یورپی ممالک) سے درآمد بعض خوردنی اشیا (پنیر وغیرہ) کے استعمال کے بارے میں رہنمائی کے لیے اپنے چچا سے استفسارات کیے تھے۔ جن کے جواب میں انھیں یہ مکتوبات موصول ہوئے۔ فرزانہ کے نام مکتوب زیورات پر زکوۃ سے متعلق ایک استفسار کے جواب میں ہے۔ قبل ازیں مرتب نے سیف اللہ کے نام محمد حمیداللہ کے چند مکتوبات شائع کیے ہیں جو حج و عمرہ سے متعلق بعض مسائل اور جشن یوم میلاد النبی کی شرعی حیثیت سے متعلق استفسارات کے جواب میں ہیں۔[1]

عبید اللہ زبیر رشتے میں محمد حمید اللہ کے بھتیجے ہیں۔ ان کا تعلق محمد حمیداللہ کے خانوادے کی اس شاخ سے ہے جو مدراس میں آباد ہے۔ وہ مدراس میں اپنے اسلاف کے قائم کردہ مدرسہ محمدی اور کتب خانہ دیوان صاحب کے مہتمم ہیں۔ یہ کتب خانہ بیش قیمت نوادر اور مخطوطات پر مشتمل ہے۔ عبیداللہ تعلیم و تدریس، نیز نادر و نایاب قلمی کتابوں کی تدوین وتحقیق اور طباعت و اشاعت کے کاموں میں مشغول رہے۔ وہ اپنے چچا (محمد حمید اللہ) کی زندگی میں افادۂ عام کے لیے ان کی کتابوں اور مضامین کا تامل زبان میں ترجمہ شائع کرتے رہے ہیں۔ محمد حمید اللہ کی اپنے اعزہ و اقربا میں سے سب سے زیادہ مراسلت عبیداللہ سے ہوئی ہے۔ عبیداللہ نے اپنے نام ایک درجن مکتوبات مجلۂ معارف (اعظم گڑھ) میں بھی شائع کیے ہیں۔[2]

محمد غوث، محمد ایوب صابر اور عبدالصبور کا تعلق مدراس میں مقیم محمد حمیداللہ کے اقربا سے ہے۔

اس مجموعے میں شامل مکتوبات کے مطالعے سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ محمد حمیداللہ وطن سے دور اپنی گوناں گوں علمی وتحقیقی مشغولیتوں کے باوجود حیدرآباد دکن اور مدراس میں مقیم اپنے عزیزوں سے پوری طرح سے جڑے رہے۔ وہ بذریعہ خط کتابت افراد خاندان کے احوال، خصوصاً ان کے علمی وتعلیمی اشغال و خدمات سے آگاہ رہتے۔ وہ انھیں دینی تعلیم کی اشاعت اوراسلامی عربی ثقافت کے تحفظ کے لیے مختلف تدابیر کی طرف رہنمائی فرماتے رہے اور افراد خاندان کو دینی علوم کی تحصیل کی ترغیب دلاتے رہے۔ ان مکاتیب میں وہ اپنے اہلِ خاندان کے مخلص و دردمند اتالیق اور مربی کے طور پر سامنے آئے ہیں۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے مکاتیب کا یہ مجموعہ متعدد پہلوؤں سے بڑی دلچسپی کا حامل ہے۔ ان مکتوبات میں ان کے اسلاف کا تذکرہ ملتا ہے، خصوصاً جنوبی ہند میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے باب میں ان کے آبا و اجداد نے نسلاً بعد نسل جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں ان کی ایک جھلک دکھائی دیتی ہے۔ جنوبی ہند میں واقع محمد حمید اللہ کے آباواجداد کا یہ قدیم وطن جنوبی ایسٹ انڈیا کمپنی کے تسلط کے زمانے میں مسیحی مبشرین کی ترک تازیوں کا ہدف رہا ہے۔ چنانچہ مسیحی مبشرین کی یلغار کے رد میں خاندان کے بزرگوں نے اہم کردار ادا کیا۔ خاندان کے ایک بزرگ قاضی نظام الدین احمد صغیر (م۱۱۸۹ھ/ ۱۷۷۵ء) نے بائبل کا فارسی میں ترجمہ بھی کیا۔ ان مکاتیب سے نادر و نایاب کتب کی جمع آوری اور ان کی تدوین و اشاعت میں خاندان کے بزرگوں کے شغف کا اندازہ ہوتا ہے۔ تامل جو کہ جنوبی ہند کی ایک اہم زبان ہے، کے عربی رسم الخط میں تحریر کیے جانے کا پتا چلتا ہے۔ سب سے اہم یہ کہ ان مکتوبات میں بہت سے اہم فقہی مسائل پر مکتوب نگار کا نقطۂ نظر آشکارا ہوتا ہے۔ انھوں نے اپنے مکتوبات میں دَم (ارکانِ حج میں تقصیر کی سزا) کے گوشت کی فروخت، مشینی ذبیحہ، زیور پر زکوٰۃ، رویت ہلال، اہانت رسالت مآب کے مرتکب افراد کی امامت نماز، عورت کا دودھ محفوظ کر کے نوزائیدہ بچوں کو دینا، ایک آدمی کے اعضا کا دوسرے کے لیے استعمال، طلاقِ تفویضی، جشن یوم میلاد النبی، اسلامی ریاست میں اہل ذمہ کے حقوق وغیرہ مختلف و متنوع مسائل سے متعلق اپنے نقطۂ نظر کا اظہار کیا ہے۔ شیطانی آیات (*Satanic Verses*) کے رسوائے زمانہ مصنف سلمان رشدی، نیز بہائی مذہب کے پیرو رشاد خلیفہ کے افکار وعقائد کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کا خیالات کا پتا چلتا ہے۔

ان مکتوبات سے مکتوب نگار کے تقویٰ و ورع، اور مشتبہ امور سے سخت اجتناب کی روش کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ مزید برآں مکتوب نگار کی گوناں گوں علمی دلچسپیوں اور مشاغل کا بھی پتا چلتا ہے۔ فرانس میں اشاعت اسلام کی کیفیت و امکانات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ غرضے کہ یہ مکتوبات معلومات کا ایک بیش بہا خزینہ اور علمی و تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔
ان مکتوبات کی تدوین وترتیب میں مکتوبات کے اصل املا کو جوں کا توں برقرار رکھا گیا ہے۔ بعض الفاظ کے املا میں

خاصا تنوع پایا جاتا ہے، مثلا جنوبی ہند کی زبان کا املا تین مختلف طرح: تامل، ٹمل، تمل سے آیا ہے۔ محمد حمیداللہ اضافت کی صورت میں نیز ہوے، آے، جاے، راے وغیرہ الفاظ میں یاے مجہول کو بغیر ہمزہ کے لکھتے ہیں۔

خاکسار مرتب ان خطوط کی عکسی نقول نیز سکین شدہ نقول کی فراہمی پر جناب سیف اللہ اور سعید الدین فرخ (فرزند پروفیسر افضل الدین اقبال مرحوم، سابق صدر شعبۂ اردو، عثمانیہ یونی ورسٹی، حیدر آباد دکن) کا حد درجہ سپاس گزار ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

....

بنام فرزانہ سیف اللہ و سیف اللہ

(۱)

بسم اللّٰہ

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

۱۷ شوال ۱۴۰۶ھ

عزیزی سلمک اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ عید مبارک۔ آپ کا جب گزشتہ خط آیا اور ملازمت ملنے کی اطلاع ملی تو خیال ہوا کہ آپ حیدرآباد قریب میں جارہے ہیں اس لیے جواب نہیں دیا۔ کل آپ کا تازہ خط ملا۔ خیریت کی اطلاع سے مسرت ہوئی۔

فرض کے بعد سنّت نہ پڑھنا بُری بات اور سُستی کی دلیل ہے۔ لیکن ایک حدیث ہے کہ سنت اور نفل نمازیں گھر میں بھی پڑھو، گھر کو نمازوں سے بالکل خالی نہ رکھو۔[۳] ممکن ہے یہ لوگ سنت گھر میں پڑھتے ہوں۔

نماز میں سامنے سے گزرنا عام طور پر سخت منع ہے[۴] لیکن حرم کعبہ میں جائز ہے جیسا کہ فقہاء لکھتے ہیں۔

ہمارے عین سامنے کی صف میں جگہ خالی ہو تو دو قدم چل کر سامنے کی صف کو پُر کرنا درست ہے حتیٰ کہ ہم نماز کیوں نہ شروع کر چکے ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر امام وضو ٹوٹنے کی وجہ سے جگہ چھوڑنے پر مجبور ہو تو اس کے پیچھے والا شخص آگے بڑھ کر باقی نماز کا امام بن جاتا ہے۔ بازو جگہ خالی نہیں رکھنی چاہیے اگر تھوڑی جگہ خالی ہو اور پیچھے والا ایک شخص

آ کر وہاں گھستا ہے تو اسے جگہ دینے کے لیے خفیف حرکت کرکے بازو ہٹنا درست ہے۔

چاند کے مسئلے میں رسول اللہ کا صریح حکم ہے کہ مقامی چاند پر عمل ہو، دور دراز کے چاند پر عمل کرنے کی ممانعت ہے جیسا کہ صحیح مسلم، ترمذی، ابوداؤد وغیرہ حدیث کی کتابوں میں درج ہے۔[۵]

عید الفطر جمعہ کو ہو تو حج (۹ ذی حجہ) بھی جمعہ کو ہو، یہ ضروری نہیں، نئے چاند پر عمل کرنا چاہیے۔ ایسے فرضی بیانات پر نہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی عمداً گستاخی کرے تو وہ کافر ہوگا۔[۶] کافر کے پیچھے نماز درست نہیں۔ البتہ فاسق و فاجر کے پیچھے نماز درست ہے۔ اُس کو اس کی نماز، ہم کو ہماری نماز (جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ و فاجِرٍ)[۷]

اللہ ہم سب کو نیک ہدایت دے۔

محمد حمید اللہ

....

(۲)

بسم اللہ

4, Rue de Tournon,
Paris-6/ France

۴ محرم ۱۴۱۰ھ

عزیزہ، عزیزی خوش رہو

سلام مسنون۔ خیر و عافیت کا طالب۔ آپ کا ۲۳ جولائی کا خط آیا ہے۔ مسرت ہوئی۔

قربانی کا جانور ہو یا دَم (ارکانِ حج میں تقصیر کی سزا) کا، حدودِ حرم کے باہر لا سکتے ہیں۔ قربانی کا گوشت تو قربانی دینے والا بھی استعمال کرسکتا ہے۔ دَم کا گوشت فقیروں کو دیتے ہیں لیکن فقیر اسے بیچ دے تو وہ کھانا خریدار کے لیے جائز ہے۔

فقیر جب جانور کا مالک بن گیا تو اب اس سے خریدیں تو وہ دَم نہیں بلکہ خرید شدہ جانور ہوتا ہے۔

یہودی ذاتی استعمال میں تو سؤر کی چربی وغیرہ سے احتیاط کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کو بیچنے میں باک نہیں کرتے۔ یہاں فرانس میں بھی پنیر، کیک وغیرہ بہت سی چیزوں سے ہم احتیاط کرتے ہیں۔ آپ لوگ بھی ضرور احتیاط کریں۔ سعودی

عرب میں تو بکرے، مرغی وغیرہ کا گوشت بھی باہر سے لایا جاتا ہے اکثر وہ غیر مسلم مشین سے ذبح کرتے ہیں جو حرام ہوتا ہے۔

آپ کے خط کے ساتھ جدّے ہی سے ایک خط آیا ہے۔ حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کے اعزازی معتمد کون ہیں؟ ان کے دستخط پڑھے نہ گئے:....

خدا کرے آپ سب خیروعافیت سے ہوں۔

حمیداللہ

....

(۳)

بسم اللہ

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

۲۷ شوال ۱۴۱۰ھ

عزیزہ خوش رہو

سلام مسنون۔ آپ کا خط آٹھ دس دن ہوئے ملا۔ مسرت کا باعث ہوا۔ کچھ مصروفیتوں کے باعث فوراً جواب نہ دے سکا۔

عورت کے زیور پر صرف حنفی مذہب میں زکات ہے، باقی سارے سُنّی مذہب (شافعی، حنبلی، مالکی) اسے اس شرط پر زکات سے مستثنیٰ کرتے ہیں کہ وہ استعمال کے لیے ہو، زکات سے بچنے کے لیے نقد رقم کو زیور میں منتقل کرنا مطلوب نہ ہو۔[۹] ذاتی استعمال کا مطلب یہ نہیں کہ سارے زیور روزانہ پہنیں۔ صرف ارادے اور مقصد سے بحث ہے۔ زیور ساتھ ہو یا کسی رشتہ دار بزرگ کے ہاں رکھا ہوا ہو کہ ہر وقت حاصل کر لینا ممکن ہے، ان میں کوئی فرق نہیں۔ ان حالات میں زیور پر زکات کی ضرورت نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ان حالات میں زکات دیں تو وہ خیرات ہوگی۔ فرض کی ادائی نہیں۔ اور زکات صرف سونے پر ہے، جواہرات پر نہیں۔

زیور جو استعمال کے لیے نہیں بلکہ پیسے جمع کرنے کے لیے ہو، اس میں وزن کا لحاظ نہیں، بلکہ قیمت کا لحاظ ہوتا ہے (جواہرات کو حذف کرنے کے بعد مابقی سونے کی قیمت کا (اڑھائی) فی صد ہر سال زکات کے طور پر دینا ہوتا ہے)۔

میرا فرانسیسی ترجمۂ قرآن سنا گیا کہ مدینۂ منورہ میں سعودی حکومت نے مکرر چھاپا ہے۔ اجازت لینا، پیسے دینا بہت دور ہے، اس کا ایک واحد نسخہ بھی مجھے نہیں بھیجا۔ خدا کرے آپ سب خیر و عافیت سے ہوں۔

حمیداللہ

....

بنام عبیداللہ زبیر

(۱)

بسم اللہ

ڈسّل ڈورف / جرمنی

......۱۴۰۰ھ

عزیزی زبیر صاحب سلّمہٗ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آج صبح سفر پر نکلتے وقت آپ کا خط پہنچا، ممنون ہوا۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ نے ٹامل قرآن مجید کا صفحہ ۱۰۶، ۱۰۸ اور ۱۱۰ بھیجے ہیں۔ صفحہ ۱۱۲ بھی یہاں نہیں ہے۔ صفحہ ۱۱۱ دو مرتبہ ہے۔ اگر صفحہ ۱۱۲ (جو مأ واھُم جَھَنَّمُ سے شروع ہوا ہوگا) کسی فرصت میں روانہ فرما سکیں [تو] ممنون ہوں گا اور یہاں کا نسخہ مکمل ہو سکے گا۔

ٹامل تراجم اور اشاعتوں کے لیے خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ اس بارے میں مکرر توجہ دلاؤں گا کہ عرب ٹامل سے غفلت نہ کیجیے ورنہ رفتہ رفتہ نئی نسل عربی خط سے نابلد ہو جائے گی۔ ایثار کر کے، عدم فروخت کے خوف کے باوجود عربی خط میں ٹامل کتابیں روز افزوں میں چھاپنا چاہیے [کذا، چاہییں]۔ یہاں انگریزی اور فرانسیسی کتابیں بھی اب الحمدللہ عربی خط میں چھپنے لگی ہیں۔

آپ نے قلمی کتابوں کے فوٹو لینے والوں کے معاوضے کے متعلق دریافت کیا ہے۔ مانگیے نہیں لیکن اگر وہ خود ہو کر پیش کریں تو قبول کر لیجیے کہ الماریوں وغیرہ ہی کے لیے کام آئے گا۔ دیگر آلات وغیرہ کیڑا مارنے والے آلات، عمارت کو ایک کی جگہ دو منزلہ کرنا، فہرست مخطوطات کو چھاپنا، بے شمار ضرورتیں ہیں۔ اگر آپ نہ لیں تو ان پٹرولی ممالک کی دولت رنڈی بازی، جوا بازی اور دیگر حرام کاری میں صرف ہوتی ہے۔ اللہ رحم فرمائے۔

براہ کرم میرے خط پر کسی آدمی کا نام نہ لکھیے اور پتہ صرف حسب ذیل ہو:

Centre Culturel Islamique

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

خدا کرے وہاں سب خیر و عافیت ہو۔ مکاں میں سب کو سلام۔

اور عطاء اللہ[۱۰] یہاں ساتھ آئے ہوئے ہیں ان شاء اللہ آئندہ ہفتے واپس ہو جائیں گے۔

حمید اللہ

....

(۲)

بسم اللہ

۶ رمضان ۱۴۰۱ھ، منگل

عزیزی سلّمک اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آپ کا خط ملا دلی مسرت کا باعث ہوا۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ ان نومسلموں میں ٹامل تعارفِ اسلام بھی تقسیم کی جاسکتی ہے۔ ''روزہ کیوں؟'' میں نئے اردو اِڈیشن [سے] مقابلہ کرکے اس میں کچھ اضافوں کی ضرورت ہو تو اضافہ کرلیں۔

نمائشِ ثقافتِ اسلامیہ کے لیے تراجم قرآن اچھی چیز ہے۔ وہاں آپ کو میری پرانی کتاب القرآن فی کل لسان مل جانی چاہیے۔ اس میں ۶۷ زبانوں کے ترجمے ہیں۔ اب ڈیڑھ سو زبانوں کے ترجمے ملتے ہیں۔ کچھ میرے پاس ہیں، کچھ نہیں۔ ہر زبان کا صرف ایک ترجمہ کافی ہے (ورنہ اردو میں تین سو، انگریزی میں ایک سو ترجمے ہیں)۔ کیا آپ کی نمائش فوٹو کے مصارف بھیج سکے گی؟ اس کا مکمل مواد کہیں یکجا نہ ملے گا۔ میری قلمی یادداشت میں یہ چیزیں ہیں۔

وہاں والدہ صاحبہ وغیرہ سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمید اللہ

حضرت عثمانؓ کا قرآن امیرکا [امریکا] میں عبدالخالق صاحب نے چھاپا ہے۔ اسے بھی آپ کی نمائش خرید سکتی ہے۔

....

(۳)

بسم اللّٰہ

۲۲ شوال ۱۴۰۱ھ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب

آپ نے تکلیف کر کے اور گراں خرچ ڈاک سے مدرسۂ محمدی[11] پر کتابیں بھیجی ہیں، وہ کل پہنچی ہیں، شکریہ۔

آپ نے یہ وضاحت نہیں کی کہ مجھے کیا کرنا ہے؟ کوئی مضمون؟ کس زبان میں؟ کتنا طویل؟ اور کب تک روانہ کیا جائے؟ خدا آپ کے کاموں میں برکت دے۔ مدرسۂ محمدی اب صرف مدرسۂ تحتانیہ بن گیا ہے؟ افسوس ہوا۔ اسے ترقی دینی چاہیے۔

میری کتابوں اور مضمون [کذا، مضمونوں] کی فہرست اسّی صفحوں میں ہے۔ غالباً اس کی پرانی نقل حیدرآباد میں احمد عطاء اللہ صاحب کے پاس ہے۔ بہرحال اس کی ضرورت نہیں کہ مکمل فہرست چھاپی جائے۔ گزشتہ دس سال کی اہم کتابوں اور مضمون [کذا، مضمونوں] کی فہرست ان شاء اللہ کسی فرصت میں بھیجوں گا۔ آج کل سخت مصروفیت ہے۔

فرانس میں اب دس فی صد آبادی مسلمان ہے، الحمدللہ۔ نومسلم روز افزوں ہیں۔ کوئی دو لاکھ نومسلم ہیں جن میں سے آدھے شہر پاریس میں ہیں۔ اسلام دشمن لوگوں کو یہ پسند نہیں۔ اللہ کی مدد اور حمایت درکار ہے۔

خدا کرے اور سب خیر و عافیت ہو۔

حمیداللہ

....

(۴)

بسم اللّٰہ

پاریس، ۲۲ رمضان ۱۴۰۲ھ، منگل

عزیزی سلّمک اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آج آپ کا خط ملا۔ خیر و عافیت کی اطلاع سے مسرت ہوئی۔

اگر آپ نے مکمل ترجمۂ قرآن مجید سمندری ڈاک سے بھیجا ہے تو وہ تین مہینے میں ملے گا۔ ملنے پر ان شاء اللہ

اطلاع دوں گا۔ ملیبار والوں کا احسان ہمالیہ تلے کے براعظم پر آپ کو ذیل کے پتے سے مل سکے گا:

Mr. C. N. Ahmed Moulavi

Kauser Storen

M. Street, Calicut-1/ Kerala

ایک ٹامل مضمون ''تاریخ ہند میں ملیبار کی اہمیت'' ہے جو ٹلچری کے رسالۂ نارجیتن میں مئی ۱۹۳۸[ء] میں چھپا ہے۔ وہ یہاں میرے پاس نہیں ہے۔ ممکن ہے حیدرآباد میں احمد عطاء اللہ کے پاس ہو۔

لینن کا مضمون غالبًا اخبار الھدی ۲۵ فروری ۱۹۴۹ء میں ص۱، ۲، ۱۱ پر چھپا ہے۔ حیدرآباد میں تلاش کرائیں۔

کمیونزم پر الازہر کے فتوے کے لیے الازہر مصر میں لکھنا چاہیے یہ غالبًا ۱۹۲۰ء کے لگ بھگ زمانے کا ہے۔ اسلام پر جو [ہر] طرف سے شیطانی حملے ہو رہے ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ عید مبارک۔ سب کو سلام

حمیداللہ

ایک اور مضمون سے آپ کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ وہ بھی حیدرآباد میں مل سکے گا: ''مدراس کی عظیم الشان نمائش تمدّنِ اسلامی''، رہبرِ دکن روزنامہ، حیدرآباد، ۱۱ رمضان ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۳ء۔

....

(۵)

بسم اللہ

پاریس ۱۱ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

عزیزی سلّمک اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آج شام کی ڈاک سے آپ کا مرسلہ عرب تامل ترجمۂ قرآن مجید ملا۔ آپ کو بڑی زحمت رہی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ یہ نصفِ اوّل ہے۔ اتفاق کی بات ہے کہ انھیں [کذا، انھی] دنوں میں کولمبو سے اسی ترجمے کی جلد دوم مستعار آئی ہے تاکہ میں اس کی فوٹو کاپی لے سکوں۔ اس طرح اب یہ ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ الحمدللہ۔

سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمیداللہ

....

(۶)

بسم اللّٰہ

۲۶ رجب ۱۴۰۴ھ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ کل آپ کا خط ملا، مسرت کا باعث ہوا۔ رسالۂ دستگیر صاحب کا شکریہ۔ اچھی چیز ہے۔ اسے تامل بخطِ عربی میں بھی چھپوایئے۔ اس میں مفتاح التفاسیر کا ذکر ہے۔ کیا یہ کوئی فارسی تفسیرِ قرآن ہے یا اصول تفسیر پر کوئی مقالہ؟

محمد جان صاحب کے ہاں کی فہرست میں آپ نے تلنگی میں مارماڈیوک پکتھال لکھا ہے۔ مارماڈیوک پکتھال کا انگریزی ترجمہ ہے، یہ کیا چیز ہے؟ آپ کے ہاں کے تراجمِ سورۂ فاتحہ کو حروف تہجی پر لکھتے تو تلاش میں زیادہ سہولت رہتی۔ فی الحال دو نئے ترجمے ملفوف ہیں؟

خدا کرے وہاں سب خیر و عافیت ہو۔

حمیداللہ

....

(۷)

بسم اللّٰہ

۱۷ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ [۹ جنوری ۱۹۸۵ء]

عزیزی سلمک اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آپ کا خط ملا، شکریہ۔ میری رائے میں اشتہارِ عباداتِ یوم میلاد النبیؐ پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ اس دن عبادتیں کرو۔ یہ نہیں کہ جشن میلاد کوئی عبادت ہے۔ بہرحال کوئی مضمون چھاپنا ہی چاہتے [ہیں] تو آپ کے مسودے میں کچھ ترمیم کر کے پشت پر درج کرتا ہوں۔ مناسب ہو تو اسے شائع کر دیجیے۔

محترم و مکرم عزیز الدین صاحب کو خدا تا دیر سلامت با کرامت رکھے۔ الحمدللہ یہاں بھی خیر و عافیت ہے۔

ح

....

(۸)

بسم اللّٰہ

۱۲ شعبان ۱۴۰۵ھ

عزیزی سلمکم اللہ

سلام مسنون۔ آپ کا خط پہنچا۔ آپ کی والدہ صاحبہ کی وفات کی خبر سے سخت صدمہ ہوا۔ اللہ اعلاے علیین میں جگہ دے اور آپ سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

چچا صاحب مرحوم کے فتوے سے میں واقف نہ تھا۔ دلچسپ چیز ہے اور اس کی اشاعت میں کوئی امر مانع نہیں۔ مشہور حنفی فقیہ شمس الائمہ سرخسی نے بھی اپنی کتاب شرح السیر الکبیر (طبع حیدرآباد) جلد۴، ص۲۷۳ وغیرہ میں بھی مماثل فتویٰ دیا ہے کہ کسبِ خبیث کو بطور صدقہ تقسیم کر دینا چاہیے۔

مجھے علم نہیں کہ نمائش کے متعلق مرحوم کی رائے لی گئی ہو۔ یقیناً انھیں اختلاف نہ ہوتا۔ ثمرۃ العلوم یا بزمِ ادب وغیرہ میں مرحوم کے متعلق کسی چیز کے شائع ہونے کا مجھے علم نہیں ہے۔ بزمِ ادب کا میں نے انڈیکس تیار کیا تھا۔ اگر محفوظ ہو تو اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ مرحوم کی زندگی کے آخری زمانے میں جب میں مدراس جاتا تھا تو مرحوم سے کچھ درس لیا کرتا تھا۔ یاد ہے کہ ایک بار آپ چچا ناصرالدین صاحب نے مجھے کہا تھا کہ بوڑھے بیمار شخص پر زیادہ بار نہیں ڈالنا چاہیے۔ اس طرح میں نہ ان سے اور نہ چچا محمود صاحب سے زیادہ استفادہ کر سکا۔ دونوں مجھ سے بہت محبت کرتے تھے اور میں دور حیدرآباد میں رہتا تھا۔ بہرحال افسوس ہے کہ میں آپ کو زیادہ مواد دے نہیں سکتا۔ خدا کرے وہاں اور سب خیر و عافیت ہو۔

حمید اللہ

غالبًا تامل تعارف اسلام کے ناشر صاحب کو یاد دہانی میں کوئی فائدہ نہیں۔ اگر آپ عرب تامل میں کچھ چھاپیں تو ایک نسخہ یہاں بھی بھیجئے۔ یہاں یونی ورسٹی میں تامل کی تعلیم ہوتی ہے۔

....

(۹)

بسم اللّٰہ

۱۳ ذی حجہ ۱۴۰۵ھ

جمعرات

Centre Culturel Islamique

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

عزیزی سلّمکم اللہ تعالیٰ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آپ کا ایک پرانا خط تا حال میز پر سامنے ہے۔ قاضی عبیداللہ صاحب مرحوم کے حالات آپ جمع کر رہے ہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ دادا قاضی بدرالدولہ مرحوم کی تفسیر فیض الکریم ہے جو انھوں نے مکمل نہ کی تھی کہ وفات ہوگئی۔ غالبًا اس کا تکملہ مفتی محمد سعید خان مرحوم نے شروع کیا۔ پھر مفتی محمود صاحب مرحوم نے کچھ مزید کام کیا۔ آخر میں ناصرالدین محمد صاحب مرحوم نے تکمیل کی۔[12] کیا چچا محمود صاحب کے بعد چچا عبیداللہ صاحب نے بھی کچھ کام اس پر کیا یا نہیں؟ مجھے معلوم نہیں، آپ کو شاید معلوم ہو، یا وہاں معلوم کر سکیں۔

۱۔ اس سوال کے جواب سے مجھے بھی آگاہ فرما سکیں تو ممنون ہوں گا۔ ۲۔ نیز قاضی بدرالدولہ، مفتی محمد سعید خاں، مفتی محمود، قاضی عبیداللہ، ناصر الدین محمد مرحومین میں سے مجھے ہر ایک کی تاریخ ولادت و وفات بھی درکار ہے تاکہ مترجمینِ قرآن کے متعلق اپنی فہرست کو مکمل کر سکوں۔

سنا گیا کہ ہمشیرہ رضیہ بیگم کی وفات ہوگئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ جنت نصیب فرمائے۔

خدا کرے وہاں اور سب خیر و عافیت ہو

حمیداللہ

....

(۱۰)

بسم اللّٰہ

۴ رجب ۱۴۰۶ھ

Centre Culturel Islamique

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ ایک زحمت دیتا ہوں:

ایک اخباری اطلاع سے واضح ہے کہ آپ کے محمد جان صاحب تاجر نے ٹامل ترجمۂ قــرآن شائع کیا ہے۔ یہ کس مترجم کا ہے؟ کب اور کہاں طبع ہوا ہے؟ غالبًا کوئی پرانا ترجمہ ہی مکرر چھاپا ہوگا۔

میں حال میں لگزمبورگ گیا تھا۔ وہاں کی سرکاری زبان Letzebuergesch لیتے بورگیش کہلاتی ہے۔ ساری ریاست میں صرف دس بارہ مسلمان ہیں۔ میری فرمائش پر ایک نومسلم صاحب نے سورۂ فاتحہ کا ترجمہ ایک دوست سے کرا کر مہیا کیا۔ اس طرح ایک نئی زبان میں قرآن کا جزئی ترجمہ ہوگیا ہے۔ الحمدللہ۔ ابھی تو یہ کہیں چھپا نہیں۔

خدا کرے وہاں سب خیر و عافیت سے ہوں۔

حمیداللہ

....

(۱۱)

بسم اللہ

۲۲ رجب ۱۴۰۶ھ

عزیزی سلمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آج آپ کا خط ملا، معلومات پر ممنون ہوا۔

رویت ہلال پر میرا مضمون صرف انگریزی میں چھپا، کسی دوسری زبان میں نہیں ہے۔ آپ اسے انگریزی، اردو اور ٹمل میں ملا کر بھی چھاپ سکتے ہیں، الگ الگ بھی۔ انگریزی مضمون میں طباعت کی حسب ذیل غلطیاں درست فرمائیے:

سطر	مطبوعہ	صحیح
۷	not	nor
۲۵	Abu Dawud	Imam Abu Dawud
۳۸	Says	Say
۴۸	should	could
۵۸	imprătical	impracticable

٦٠ late late to fast

ٹمل ترجمہ جو آپ نے بھیجا ہے اس کا شکریہ۔ ابھی وہ آیا نہیں شاید کل پرسوں آئے۔ اس کی قیمت سے اطلاع دیں تو رقم روانہ کرتا ہوں۔ اگر مترجم صاحب کی تاریخ اور مقامِ ولادت معلوم ہوسکتے ہیں [تو] اطلاع دیجیے۔ میں سارے مترجموں کے مختصر حالات بھی جمع کر رہا ہوں۔

سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمیداللہ

....

(۱۲)

بسم اللہ

۲۵ رجب ۱۴۰۶ھ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ چند دن ہوے آپ کا خط ملا تھا اور رسید بھی بھیجی تھی، ملی ہوگی۔ آج ٹمل ترجمۂ قرآن مجید بھی پہنچا۔ حیرت ہوئی ۹۱ روپے خرچہ ڈاک ہوا ہے۔ ہوائی ڈاک کی بہرحال ضرورت نہ تھی۔ بہرحال آپ نے مہربانی فرما کر کتاب تلاش کی اور بھیجی۔ اللہ جزائے خیر دے۔ اگر کتاب کے ہدیے سے بھی اطلاع دیں تو مہربانی ہوگی۔ ساری رقم آپ کو بنک کے توسط سے روانہ کرتا ہوں۔

خدا کرے وہاں سب خیر و عافیت ہوگی۔

میری ایک اردو کتاب خطباتِ بہاولپور چھپی ہے۔ آے تو ایک نسخہ ان شاء اللہ آپ کو بھی روانہ کرتا ہوں۔ قرآن، حدیث، فقہ وغیرہ کی تاریخ پر ہے۔ سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمیداللہ

....

(۱۳)

چہار شنبہ، ۱۳ رمضان ۱۴۰۶ھ

عزیزی زبیر صاحب خوش رہو۔

سلام مسنون۔ خیر و عافیت کا طالب۔ آپ کا خط ملا، مسرت کا باعث ہوا۔ عبدالوہاب صاحب[۱۳] کے حالات کا شکریہ۔ وہ صحیفۂ ہمام کا شوق سے ترجمہ کرسکتے ہیں۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ اس کے آخری انگریزی اڈیشن کے بعد کچھ نئے معلومات ملے ہیں جو آئندہ اڈیشن کے لیے ہیں۔ ان کا ترجمہ ختم ہونے لگے تو اطلاع دیجیے تاکہ یہ معلومات ان کو روانہ کرسکوں۔ آج تک سخت مصروفیت کے باعث یہ کام ملتوی کرتا [آیا] ہوں۔

سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔ آپ کو ایک اور خط بھی لکھا تھا جو ممکن ہے اس اثنا میں پہنچ گیا ہو۔ اس میں بائبل کے فارسی ترجمے کے متعلق جو ہمارے اجداد نے کیا تھا،[۱۴] دریافت کیا تھا۔

حمیداللہ

....

(۱۴)

بسم اللہ

۷ ذی القعدہ ۱۴۰۶ھ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ میرے ایک دوست ہیں جن کو قرآن مجید کے سارے تراجم جمع کرنے کا شوق ہے۔ میں نے عبدالوہاب صاحب[۱۵] کے جدید تامل ترجمے کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمائش کی ہے کہ انھیں اس کا ایک نسخہ فراہم کروں۔ اگر ممکن ہو تو ذیل کے پتے پر ایک نسخہ رجسٹر ڈ بک پوسٹ سے بھیج کر بل مجھے ارسال فرمایئے، ممنون ہوں گا۔

حسن معایرجی

Dr. Hassan Ma'ayergi

P. B. 188, Doha / Qatar

میں نے رویت ہلال کے مضمون کی تصحیح اور تکمیل کرکے آپ کو بھیجا تھا۔ کیا وہ مل گیا؟ مترجم قرآن عبدالوہاب صاحب کی تاریخ ولادت غالبًا آپ کو ابھی نہیں ملی۔

خدا کرے وہاں اور سب خیروعافیت ہو۔

حمیداللہ

....

(۱۵)

بسم اللّٰہ

۱۶ ذی حجہ ۱۴۰۶ھ

عزیزی زبیر صاحب خوش رہو

سلام، خیریت حاصل ومطلوب۔ آپ کا خط ملا۔ قطر کو تامل ترجمہ قــــرآن بھیجنے پر اللہ آپ کو خوش رکھے۔ مصارف سے اطلاع دیجیے تو ممنون ہوں گا۔ معایر جی صاحب اچھے آدمی ہیں۔ اگر رسید نہیں آئی ہے تو غالبًا بستہ ابھی نہیں پہنچا۔ امید کہ آپ [نے] رجسٹر ڈاک سے بھیجے ہوں گے۔ آٹھ دس دن پہلے ان کا خط آیا تھا اس میں بھی مجھ سے اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ میں ان کو مکرر لکھ رہا ہوں۔

یہاں عید ۱۵ اگست (جمعہ) کو منائی گئی۔ خدا کرے وہاں سب خیر وعافیت ہو، سب کو سلام۔

کچھ اور انتظار کر کے پوسٹ آفس سے وہاں شکایت کیجیے۔

حمید اللہ

....

(۱۶)

بسم اللّٰہ

۶ محرم ۱۴۰۷ھ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل ومطلوب۔ آج آپ کا ۲ سپتمبر [کذا، ستمبر] کا خط پہنچا، مسرت کا باعث ہوا۔ تامل رسالہ ملا۔ اس پر کسی .M. P صاحب کا مقدمہ بھی ہے۔ مجھے تامل نہ آنے سے استفادہ نہیں کر سکا۔

معایر جی صاحب نے تامل ترجمے کے متعلق مترجم کا نام، پبلشر کا نام، تاریخِ طباعت، مقامِ طباعت اور کتاب کا نام پوچھا ہے۔ یہ آپ لکھ کر بھیج چکے ہوں گے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

رشاد خلیفہ[۱۶] کے متعلق معلوم ہوا کہ سعودی حکومت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔[۱۷] انیس کا لفظ قرآن میں بھی آیا ہے کہ

دوزخ کے نگران انیس فرشتے ہیں ان سے گناہگار اور رسول اللہ کی توہین کرنے والے کہاں بھاگ سکتے ہیں؟

خدا کرے وہاں اور سب خیر و عافیت ہو۔

حمیداللہ

....

(۱۷)

بسم اللّٰہ

۱۶ محرم ۱۴۰۷ھ

عزیزی زبیر صاحب سلّمہٗ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔

آپ کا گذشتہ خط (جس میں نمبر ۱۹ کے متعلق بھی بحث تھی) آیا تو میں نے فوراً جواب دیا۔ مگر ۱۹ کے متعلق آپ نے کچھ تصریح نہ کی تھی کہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ میری رائے میں اس کو کوئی اہمیت نہ دیجیے، رقم ضائع کرنا ہے۔ اب دوسرا خط آیا ہے جس میں رویت ہلال پر آپ کا ترجمہ ہے۔ اس کی نظر ثانی کے بعد ان شاء اللہ واپس کروں گا۔ آج کل سر کھجانے کی فرصت نہیں ہے۔ خدا آپ کے کاموں میں برکت دے۔

خدا کرے وہاں اور سب خیر و عافیت ہو۔

حمیداللہ

[پس نوشت]

آپ کو الگ بُک پوسٹ سے ایک ٹامل مضمون بھیج رہا ہوں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اسے عرب ٹمل میں خوشخط لکھ کر مجھے روانہ کریں؟ اس مضمون کو جو یونیسکو نے چھاپا ہے بیس زبانوں میں یکجا شائع کرنے کی تجویز ہے۔ ٹمل دونوں خطوں میں دینا چاہتا ہوں۔

....

(۱۸)

بسم اللّٰہ

۳ ربیع الآخر ۱۴۰۷ھ

Centre Culturel Islamique
4, Rue de Tournon,
Paris-6/ France

عزیزی خوش رہو

سلام مسنون۔ خیر و عافیت کا طالب۔

آپ کا مرسلہ خط اور کتابیں ملیں مسرت ہوئی۔ انگریزی اڈیشن میں بڑی خامی یہ ہے کہ شروع میں ٹائٹل نہیں ہے۔ مؤلف کی غیر ضروری سوانح عمری کی جگہ کتاب کا عنوان جلی خط میں ہوتو اچھا ہے۔ طباعتی غلطیاں بھی ہیں:

صفحہ	سطر			
		Mohd.	نہیں بلکہ	M. یا Muhammad
۴	۳	Shahidot	نہیں	Shahidat
۷	۹	immam	نہیں	imaam
۸	۱۳	آمنو	نہیں	آمنوا
۸	۱۵	'ala 'nanabi	نہیں	ala'n-nabi
۸	۲۱	hasstloved	نہیں	has to loved
۸	۲۶	ni 'mati	نہیں	ni'mati (ایک ہی لفظ)
۸	آخر	well-known	نہیں	a well-known
۹	۳	Inna 'llaaha	نہیں	Inn'allaaha (ایک ہی لفظ)
۹	۳	ni 'matihi	نہیں	ni'matihi (ایک ہی لفظ)
۹	۳۲	fiy	نہیں	fly
۱۰	۱۲	com-	نہیں	cum-
۱۱	۱۳	it is	نہیں	it

یونیسکو کے ٹامل مضمون میں براہ کرم چند نوٹ جو میرے نہیں ہیں، حذف کرادیں۔ مضمون کے شروع میں ”In the presence of the Prophet“، اسی Islam's Holy Book.... اور The Sunna....، اور شہر مکہ۔

خدا آپ کو جزائے خیر دے اور خوش و خرم رکھے۔

(حمیداللہ)

....

(۱۹)

بسم اللہ

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ کل آپ کا خط ملا اور ٹامل مضمون بھی۔ دلی شکریہ۔

تجویز یہ ہے کہ یونیسکو کی ساری زبانوں کے مضمون فوٹو لے کر بلاک پر یکجا چھاپیں۔ آپ کا مرسلہ مضمون لکیریں پڑے ہوے کاغذ پر ہے ظاہر ہے کہ بلاک میں یہ لکیریں بھی آ جائیں گی۔ اللہ کی مرضی۔

میں نے آپ کو یوسف زلیخا کے متعلق جواب فوراً دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خط ڈاک میں ضائع ہوگیا۔ زلیخا عزیز (وزیر) مصر کی بیوی تھی۔ وہ حضرت یوسف پر عاشق ہوگئی تھی۔ کئی سال بعد جب عزیز مصر کا انتقال ہوگیا اور حضرت یوسف مصر میں وزیر مالیہ بنے تو زلیخا نے حضرت یوسف کا مذہب اختیار کرلیا اور دونوں کی شادی ہوگئی۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت یوسف کے معجزے سے بڑھی زلیخا پھر جوان ہوگئی (قرآن و حدیث میں اس بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں اس لیے یقین سے کچھ کہنا ممکن نہیں)۔

حدیث میں یہ ذکر آتا ہے کہ عام طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر پیشاب فرماتے تھے لیکن ایک بار گھوڑ کے انبار کے پاس کھڑے کھڑے ہی یہ ضرورت پوری فرمائی۔ اس طرح دونوں طریقے جائز ہیں۔

خدا کرے وہاں اور سب خیر و عافیت ہو۔ سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمیداللہ

....

(۲۰)

بسم اللہ

۵ شعبان ۱۴۰۷ھ

شنبہ

عزیزی سلّمک اللہ تعالیٰ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ کل آپ کا تازہ خط ملا، ممنون ہوا۔

رسالۂ شـــــاداب کے مضمون کی نقل بھیجنے کے لیے آپ نے زحمت فرمائی، اس کا شکریہ۔ افسوس ہے کہ اس میں واقعات کو غلط لکھا گیا ہے۔ میں نے سند کشن پرشاد[18] ہی کے ہاتھوں سے لی تھی۔ خیال پڑتا ہے کہ اس دن درشہوار بیگم[19] بھی تشریف لائی تھیں۔

ٹمل مضمون کو مکرر لکھوانے میں آپ کو زحمت ہوگی۔ ابھی اس کی طباعت کا بھی کوئی بندوبست نہیں ہوا ہے۔ پچیس تیس زبانوں کے مجموعے کے لیے یہاں مطبع ایک لاکھ فرانک مانگ رہا ہے۔

چاہے تو آپ ہی اِڈیٹر شاداب کو خط لکھ دیجیے:

> ماہ مارچ ۱۹۸۷ء کے نمبر میں جو مضمون ''چند شعاعیں'' چھپا ہے، اس کو دیکھ متعلقہ صاحب نے فرانس سے لکھا ہے کہ مضمون نگار صاحب کا حافظہ ٹھیک نہیں۔ سند لینے سے مذہبی بنیاد پر انکار کا واقعہ درست نہیں۔ سند مہاراجہ کشن پرشاد آنجہانی ہی سے لی تھی۔ اتحاد المسلمین اور دیگر واقعات میں بھی صحیح معلومات ان کے ہاں نہیں ہیں۔ افسوس ہوا۔ جنگ کے وقت میں وطن میں تھا بھی نہیں۔ بچپن میں فجر کی نماز کے بعد دوڑا کرنا بھی بے ضرر مگر من گھڑت قصہ ہے۔

خدا کرے آپ سب خیر و عافیت سے ہوں۔

حمیداللہ

....

(۲۱)

۱۴ شعبان ۱۴۰۷ھ

دوشنبہ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب

یہاں اخباروں میں پڑھنے میں آیا کہ محمد جان صاحب تاجر کا انتقال ہوگیا، اللہ بخشے۔ معلوم نہیں بیوی بچے ہیں یا نہیں۔ ان کے پاس قـــرآن مجید کے ترجموں کا کچھ ذخیرہ تھا۔ مناسب ہو تو وارثوں کو ترغیب دیجیے کہ یہ ذخیرہ مدرسۂ محمدی کے

کتب خانے میں محفوظ کرائیں، اللہ ان کو اجر دے گا اور لوگ اس سے استفادہ کرسکیں گے۔ قاضی ایوب صاحب بھی سفارش کرسکتے ہیں۔

انھوں نے مالدیپ زبان کے ترجمے کا آپ ذکر کیا اور کبھی [کذا، کچھ] نہیں بتایا تھا۔ اب شاید اس کی تحقیق کرائی جاسکتی ہے۔ سب کو سلام۔

م ح ا

....

(۲۲)

بسم اللّٰہ

۱۹ شعبان ۱۴۰۷ھ/ ۱۸ اپریل ۱۹۸۷ء

شنبہ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل ومطلوب۔ آج آپ کا ۱۰ اپریل کا خط ملا، مسرت کا باعث ہوا۔ رسالۂ شـــاداب کے سلسلے میں آپ کو زحمت رہی، شرمندہ ہوں۔ کویت والوں نے اولاً مجھے ہی لکھا تو میں نے ٹالنے کے لیے جواب دیا کہ میں سیاسی اسباب سے ہندستان سے ربط نہیں رکھتا۔ جب ایوب صاحب اسے ایڈٹ کررہے ہیں تو شاید معذرت کی جاسکتی ہے مثلاً

تسلّمنا رسالة لکم فشکراً لکم، تطلبون تصویر کتاب فی الأعلام والرایات۔ عادةً لانضنّ فی العلم ولا نمنع تصویر الکتب التی عندنا ولکن فیما یتعلق بهذا الکتاب بالضبط فقد أذنّا لأحد نشره وهو مشغول به ههنا ولذلك نعتذر فالاجابة الی طلبکم تکون ظلما علیه۔ والله علیم حکیم۔ فسامحونا۔

قاضیوں کی کانفرنس اچھی چیز ہے خدا پروان چڑھاے۔ مضمون رویت ہلال کی مکرر طباعت سے خوشی ہوئی۔ اللہ قبول فرماے۔ غالباً یہ ٹامل میں بھی ہے۔ ایک چیز دریافت کرنی تھی، کتاب *Islam and Christianism* کیا آپ نے ٹامل میں بھی چھاپی ہے؟

سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

محمد حمیداللہ

....

(۲۳)

بسم اللہ

۱۸ رمضان ۱۴۰۷ھ

عزیزی سلمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب خط ملا، ممنون ہوا۔ مضمون باریک کاغذ پر ہوتا تو مناسب ہوتا۔ دیگر اطلاعوں کا شکریہ۔ اللہ آپ کو نوازے اور ناصرہ وغیرہ کے خط بھیجنے کی زحمت فرمائی پر بھی شکریہ۔

(حمیداللہ)

....

(۲۴)

بسم اللہ

منگل ۲۱ رمضان ۱۴۰۷[ھ]

عزیزی خوش رہو

سلام مسنون۔ آپ کو ایک خط بھیج چکنے کے بعد آپ کا مرسلہ مضمون رویت ہلال پڑھا۔ بدقسمتی سے اس میں کئی غلطیاں ہیں:

صفحہ	۲	سطر ۸	اس وقت [تک] شروع
	۲	۹	جب [تک] کہ غروب
	۴	۱۰	ڈھاکہ (×) داکار [سینگال]

[حمیداللہ]

....

(۲۵)

بسم اللہ

۵ شوال ۱۴۰۷ھ
دوشنبہ

Centre Culturel Islamique
4, Rue de Tournon,
Paris-6/ France

عزیزی خوش رہو۔

سلام، خیریت حاصل ومطلوب۔عید مبارک

آج صبح آپ کا ۲۴ رمضان کا خط پہنچا۔ بڑی مسّرت کا باعث ہوا۔ سابقہ خط کے ملتے ہی میں نے فوراً جواب دیا تھا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس مَحلدِ یِی زبان کا کیا نام ہے۔ اس کا خط بھی عجیب و غریب ہے جس سے میں واقف نہیں ہوں۔ وہاں کی زبان کا نام انگریزی حروف میں لکھ سکیں تو مہربانی ہوگی۔ لیکن اس کا معلوم کرنا ممکن نہیں تو پھر مجبوری ہے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ ہی نہیں بلکہ تفسیر بھی ہے۔ بہت ضخیم ہے اس لیے فی الحال میرے لیے فوٹو کاپی نہ لیجیے۔ اگر کتاب کے آخر کا بھی (جہاں ممکن ہے مطبع وغیرہ کا کوئی ذکر ہو) عکس لے سکیں تو عنایت ہوگی۔ اسی طرح یہ معلوم ہو سکے کہ مالدیپ کے پایۂ تخت کا کیا نام ہے تو مہربانی ہوگی۔ غالبًا وہاں چھپا ہوگا۔ انگریزی میں اسے Male کہتے ہیں۔ شاید محل نام ہوگا۔ ان جزائر کا پرانا نام محلدیب ہے۔

بہرحال اس عجیب وغریب اور نادر چیز کے تحفے کا دلی شکریہ۔ سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

محمد حمید اللہ

....

(۲۶)

بسم اللہ

۹ ذی القعدہ ۱۴۰۷ھ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل ومطلوب۔ ابھی ابھی آپ کا ۲۴ شوال کا خط ملا، دلی مسرت ہوئی۔ خدا آپ کے کاموں میں برکت دے اور آپ کو حسناتِ دارین عطا فرمائے۔

ایوب صاحب نے کتاب کو تیار کر لیا ہے، یہ سن کر بہت مسرت ہوئی۔ مَلِک عنبر تاریخ ہند کی مشہور شخصیت ہے۔

حیدرآباد میں کسی کو لکھیں تو وہ آپ کو معلومات مہیا کر دے گا۔ اسی طرح آپ مثلاً سیف اللہ کو جدّہ لکھیں تو وہ وہاں یا مکۂ معظّمہ کے مدرسۂ صولتیہ کے کسی شخص سے پوچھ سکتے ہیں۔ تاریخِ مکہ پر بہت سی کتابیں ہیں۔ میں بھی تلاش کروں گا ان شاء اللہ۔ خدا کرے وہاں سب خیر وعافیت ہو۔ سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

ایوب صاحب کی کتاب کے دیباچے میں غالبًا انھوں نے اس سے بحث کی ہوگی کہ جھنڈے کا آغاز دنیا میں کب ہوا۔ اسلام سے پہلے مکۂ معظّمہ میں مشرکین قریش میں کیا رواج تھا، ہمسایہ ممالک میں سے دُرُفْشِ کاویانی (ایران کا)، عہد نبوی میں لِواء اور رایۃ وغیرہ۔ ممکن ہے کہ کتاب کے مؤلف کے بھی کچھ حالات ملیں۔ میں نے اپنی فرانسیسی سیرت النبی میں جھنڈے پر بھی ایک باب دیا ہے۔

ح

....

(۲۷)

بسم اللّٰہ

...دسمبر ۱۹۸۷ء

عزیزی سلمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل ومطلوب۔ آج آپ کا نوازش نامہ ملا۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ تامل مضمون کے لیے آپ کو بڑی زحمت رہی۔ دیکھیے اس کی چھپائی کب اللہ کو منظور ہوتی ہے۔

آپ کی ساری دینی خدمتوں پر اللہ آپ کو حسنات دارین عطا فرمائے۔

جھنڈوں کی کتاب کے مضمون پر آپ کو بڑا خرچ ہو گا مجھے اصل عربی قلمی کتاب کے فوٹو کاپی کی بھی ضرورت ہوگی۔ ان شاء اللہ اچھی ہی تیار ہوئی ہو گی۔

خدا کرے وہاں اور سب خیر و عافیت ہو۔

(حمیداللہ)

....

(۲۸)

بسم اللہ

یکم جمادی الآخرہ ۱۴۰۸ھ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ دو دن ہوے آپ کا خط اور آج کتاب ملے، ممنون ہوا۔ ان شاء اللہ دیگر مصروفیتوں میں اس کے لیے بھی قریب میں کچھ وقت نکالتا ہوں۔ خدا آپ سب کو برکات اور حسنات دارین عطا فرمائے۔ بہت کثیر مصارف آپ کو برداشت کرنے پڑے ہیں۔

استانبول میں مختلف چیزیں مختلف مقاموں پر ہیں۔ زیادہ تر:

Topkapi saray Muzesi, Istanbul

نامی میوزیم میں ہیں۔ لکھ کر دیکھیے شاید جواب دیں۔ یہ پتہ کافی ہے۔

ح

....

(۲۹)

بسم اللہ

۶ شعبان ۱۴۰۸ھ

عزیزی خوش رہو

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ چند دن قبل آپ کا خط، اور آج فوٹوؤں کا بستہ ملے، ممنون ہوا۔ جزاکم اللہ۔

اولاً ایک چھوٹی سی چیز: فرانسیسی میں culturel کہتے ہیں cultural نہیں، پتے میں آئندہ احتیاط فرمائیے۔

جھنڈوں کی اس نادر کتاب کے متعلق آپ نے یہ نہیں لکھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ جھنڈوں کی شکل اور رنگ کی صحت تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کتاب کا ایک دیباچہ آپ شائع کریں تو اس میں سیاسی اور روحانی جھنڈوں کے فرق کو بتانا چاہیے۔ آخرالذکر کے آغاز کی بھی اگر کچھ تفصیل معلوم ہو تو مفید ہوگا۔

آپ کی توضیح کا انتظار رہے گا۔ آج صرف اس رسید پر اکتفا کرتا ہوں۔ خدا آپ سب کو صحت و عافیت سے رکھے۔

حمیداللہ

....

(۳۰)

بسم اللّٰہ

۷ رمضان ۱۴۰۸ھ / شنبہ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آج آپ کا خیریت نامہ مؤرخہ ۲۸ شعبان ملا، مسرت کا باعث ہوا۔ اندر عید منانے کی کتاب بھی ملی۔ پیش لفظ میں بڑا مبالغہ ہے اور ایک سہو یہ ہے کہ بہ ظاہر آخری پیراگراف بھی رسالۂ معارف سے منقول ہے۔ خیر جو ہونا تھا ہو گیا۔ خدا آپ کو دینی خدمت پر حسناتِ دارین عطا فرمائے۔

کتاب اسلام اے جنرل پکچر کا حق تالیف [کذا، طباعت] صرف امیرکا [امریکا] میں قاضی پبلی کیشن [کذا، پبلی کیشنز] کو ہے۔ میں نے کسی اور کو بالکل نہیں دیا۔ آپ چاہیں تو دہلی کو لکھ کر معلوم کریں کہ ان کو طباعت کی اجازت کس نے دی ہے اور یہ کہ اجازت نامے کی آپ کو فوٹو کاپی بھیجیں کیونکہ آپ کو امیرکا [امریکا] سے قاضی پبلکیشن [کذا، پبلی کیشنز] نے اجازت دی ہے۔

جہاں تک مجھے یاد ہے، نعل مبارک کے متعلق گزشتہ خط میں آپ کو جواب دے چکا ہوں۔ The reverable sandal / foot wear of the Holy Prophet. لکھ سکتے ہیں۔

جھنڈوں کی کتاب اور تصویروں کی آپ فوٹو کاپیاں مجھے بھیج چکے ہیں لیکن ایوب صاحب کا ایڈٹ کردہ یعنی نقل کردہ نسخہ سامنے نہ ہونے سے کوئی رائے نہیں دی جاسکتی کہ ان سے کہیں سہو ہوا ہے یا سب ٹھیک ہے۔ جب وہ الحمدللہ ایڈٹ کر چکے ہیں تو پھر اب کوئی ضرورت باقی نہیں ہے۔ میرے ذہن میں یہ تھا کہ اگر ایوب صاحب کو ضرورت ہو تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈوں پر ایک نوٹ بھیج سکتا ہوں۔ خود آپؐ کے قبائل کے سرداروں کو عطا کیے ہوے اور کسی صحابیؓ کی سرداری میں کوئی سریہ روانہ کیا گیا ہے تو اس کو دیے ہوئے جھنڈوں پر عام معلومات ہوں گی۔ مگر اسے کوئی اہمیت نہیں۔ اس نوٹ کے بغیر بھی کتاب شائع کی جاسکتی ہے۔ خدا مبارک کرے۔

مدرسۂ محمدی پر کچھ لکھنے میں عذر نہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ میں یہ بھی نہیں جانتا کہ اسے کس نے قائم کیا۔ تعلیم اور

کتب خانے کے سوا وہاں دارالافتا تو ہے لیکن کیا کچھ اور چیزیں بھی ہیں یا رہی ہیں؟

سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔ عید مبارک

حمیداللہ

....

(۳۱)

بسم اللہ

ذی قعدہ [۱۴۰۸ھ]

عزیزی سلمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل ومطلوب۔ آج صبح کی ڈاک میں آپ نے کرم فرمائی کرکے جو میتھلی و پالی تراجمِ قرآن بھیجے تھے پہنچ گئے۔ دلی شکریہ۔

خدا کرے وہاں اور سب خیر و عافیت ہو۔ سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمیداللہ

....

(۳۲)

بسم اللہ

۱۵ ذی قعدہ [۱۴۰۸ھ]

Centre Culturel Islamique

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل ومطلوب۔

آج کی ڈاک میں آپ کا عنایت نامہ ملا۔ تراجمِ قرآن کی فہرست کا دلی شکریہ۔ ان میں سے نمبر ۸۷ میتھلی ترجمہ مجھے دوبارہ فراہم نہ ہو سکا۔ آیرلینڈ اور آیس لینڈ کے ترجمے غائب ہونے کا خاص کر افسوس ہے۔ اللہ کی مرضی۔

مدرسۂ محمدی کا مضمون ان شاء اللہ آئندہ مہینوں میں اللہ صحت اور مدد دے تو روانہ کرتا ہوں۔ فی الوقت اندازہ نہیں ہے کہ کتنا طویل ہوگا۔

غالبًا یوسف صاحب اور عبدالحی صاحب واپس جاچکے ہوں گے۔ ان کے پیاموں کا شکریہ۔ خدا آپ کے کاموں میں برکت دے۔

حمیداللہ

....

(۳۳)

بسم اللہ

۶ ذی الحجہ ۱۴۰۸ھ

Centre Culturel Islamique
4, Rue de Tournon,
Paris-6/ France

عزیزی سلمک اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ عید مبارک۔

رمضان ۸ھ میں فتح مکہ ہو کر بیت اللہ کو بتوں اور بُت پرستوں سے نجات ملی تھی اور اس کے تین ماہ بعد ذی حجہ ۸ھ میں پہلی مرتبہ اسلامی طریقے پر حج منایا گیا۔ اس پر اس سال چودہ صدیاں گزر گئی ہیں۔ کوشش تو کی کہ یہ جشن منایا جاے لیکن خداے پاک کی حکمت کو یہ منظور نہ تھا۔ مرضی مولا از ہمہ اولیٰ۔

دوسرے کاموں میں وقت گزرتا جارہا تھا۔ آخر آج ہمت کرکے مدرسۂ محمدی کا کام شروع کیا، اور اسی کے لیے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ آپ نے مہربانی کرکے جو رپورٹیں بھیجی تھیں ان پر سرسری نظر ڈالی۔ بعض چیزیں جو میں بھول گیا تھا ان میں مذکور ملیں (سرخسی کا جشن)۔ اور جو چیزیں یاد تھیں، ان کا مواد نہ ملا۔ اسی کے لیے آپ کی مدد درکار ہے۔ یعنی ایک زمانے میں وہاں نمائشِ تمدن اسلامی کی گئی تھی۔ غالبًا اس کا کوئی تحریری مواد وہاں نہیں ہے۔ میری یادداشت میں روز نامۂ رہبر دکن حیدرآباد، ۱۱ رمضان ۱۳۶۲ھ میں ''مدراس کی عظیم الشان نمائشِ تمدنی اسلامی'' کے عنوان سے ایک مضمون چھپا اور رسالۂ معارف اعظم گڑھ، اکتوبر ۱۹۴۳ء میں اور صِدق ہفتہ وار لکھنؤ (تاریخ؟) میں بھی۔ کیا اس کا ذکر مدرسۂ محمدی کی کسی سالانہ

رپورٹ میں یا کسی اور صورت میں ہوا ہے؟ نمائش کے معزز ناظرین کون تھے؟

اسے کوئی اہمیت نہیں۔ صرف لکھ رہا ہوں کہ وعدہ بھولا نہیں۔ اللہ کی استعانت سے کام جاری ہے۔ ایک چیز یہ دریافت کرنی ہے کہ مدرسے کے آغاز پر راجہ ایشر داس دیاونت کا ذکر آتا ہے۔ یہ کون تھا؟ اسے اسلام سے کیوں ہمدردی تھی؟

خدا کرے وہاں اور سب خیر و عافیت ہو۔ سب کو سلام۔

حمیداللہ

....

(۳۴)

بسم اللّٰہ

۲۱ ذی حجہ ۱۴۰۸ھ، جمعرات

عزیزی سلمکم اللہ

سلام مسنون، خیر و عافیت کا طالب۔ آج آپ کا ۱۵ ذی حجہ کا خط ملا، مسرت بھی ہوئی تکلیف بھی کہ آپ بے وجہ زحمت فرما رہے ہیں۔ مجھے مضمون، رسالوں اخباروں کی ضرورت نہیں ہے۔ براہ کرم زحمت نہ کیجیے۔ میں نے صرف یہ دریافت کیا تھا کہ بعض ہندوؤں کے چندے کا ذکر ملا۔ یہ کون لوگ تھے۔ کیا بعد میں مسلمان ہوئے؟ بہرحال موجودہ لٹریچر کافی ہے۔ اب مزید چیزیں بھیجنے کی زحمت نہ کیجیے۔

میں بھول گیا تھا کہ مدراس میں باغ دیوان صاحب میں جو نمائش ہوئی تھی اس سے مدرسۂ محمدی کو تعلق نہ تھا۔ وہ خاندانی چیز تو تھی لیکن براہِ راست مدرسۂ محمدی سے تعلق نہ تھا۔ آپ کی اطلاع کا شکریہ۔

احمد دیدات صاحب[۲۰] سے میری کوئی ملاقات یا خط و کتابت نہیں ہے۔ اگر دین کی خدمت کرنا مقصود ہے تو اللہ ان کو جزا دے گا۔ اگر گمراہی پھیلانا چاہتے ہیں تو اللہ سزا بھی دے سکتا ہے۔ میں ان کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ بہائی مذہب کے (''۱۹'') کے ہندسے کی تائید میں بھی بہت حصہ لیتے ہیں۔ یہ میرے نزدیک فضول چیز ہے۔

اللہ آپ سب کو صحت و سلامتی سے رکھے۔

حمیداللہ

....

(۳۵)

بسم اللہ

۲۸ محرم ۱۴۰۹ھ

عزیزی زبیر صاحب سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔

مرسلہ بستہ ملا، ممنون ہوا۔ ان شاء اللہ جلد دیکھ کر واپس کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آج کل میری شدید مصروفیت ہے۔ اس میں کتاب النبات کے پانچ سو صفحوں کے پروف بھی آئے ہوئے ہیں۔

تحفۃ المجاہدین [21] کا اردو ترجمہ مرحوم عبدالسلام صاحب (والدِ حسیب صاحب) نے بھی کیا تھا۔ وہ غالبًا ناپید ہوگیا ہے۔ حکیم شمس اللہ قادری [22] کا ترجمہ یہاں نہیں ہے اگر آپ ڈاکٹر یوسف الدین [23] صاحب کو لکھیں تو ان شاء اللہ وہ آپ کو مطلوبہ معلومات مہیا کر دیں گے۔ اس کا پرتگالی ترجمہ بھی چھپا ہے، اور انگریزی ترجمہ بھی۔ چونکہ میری پرانی چیزیں حیدرآباد میں ہی رہ گئی ہیں، اس لیے جواب آسان نہیں۔ اگر یوسف صاحب جواب نہ دیں تو مکرر لکھیے یہاں پرتگالی کتاب تلاش کر کے اس کی مدد سے آپ کو جواب دوں گا ان شاء اللہ۔

خدا کرے وہاں اور سب خیر و عافیت ہو۔

حمیداللہ

....

(۳۶)

بسم اللہ

۱۲ جمادی الاولی ۱۴۰۹ھ

Centre Culturel Islamique
4, Rue de Tournon,
Paris-6/ France

عزیزی سلمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ چند دن (چند ہفتوں) قبل آپ کا کرم نامہ آیا تھا، ممنون ہوا۔ اس میں شیطانی

آیتوں نامی کتاب[۲۴] کا ذکر تھا کہ میں اس کا جواب دوں۔ ایک انگریزی اخبار کی کٹنگ بھی تھی۔ یہاں ڈاک کی ڈیڑھ مہینہ ہڑتال رہی۔ بارہ کروڑ خطوط کا ڈاک خانوں میں انبار ہوگیا تھا۔ ابھی حالت میں اعتدال نہیں ہوا ہے۔

اس شیطانی کتاب کا مؤلف یا تو کوئی پاگل ہے، یا کسی عرب ملک میں پیدا شدہ یہودی۔ اور لوگ اس کا جواب لکھ رہے ہیں۔ میں نے وہ دیکھی نہیں۔ میں بھی اس میں مشغول ہو جاؤں تو میرے دوسرے کام (خاص کر مدرسۂ محمدی پر مضمون) کون کرے؟ مجھے معاف فرمادیں تو مناسب ہے۔ مدرسۂ محمدی کا مضمون اب تکمیل کے قریب ہے۔ ان شاء اللہ جلد روانہ کرتا ہوں۔ ساتھ ہی ذاکرہ بیگم کی کتاب بھی اسی بستے میں ملفوف کرتا ہوں۔ براہ کرم پہنچا دیں۔

دیگر حالات گزر رہے ہیں۔ اللہ مسلمانوں پر رحم فرمائے۔ بہت مشغول ہوں۔ سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمیداللہ

....

(۳۷)

بسم اللہ

۱۹۸۹/۴/۶ء [۲۷ شعبان ۱۴۰۹ھ]

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ دو تین دن ہوئے اردو مخطوطات کی فہرستیں ملیں۔ ممنون ہوں۔ یہ یہاں کہ [کذا، کے] مدرسۃ السنۃ شرقیہ کو دے دیں۔ آج آپ کا خط آیا ہے، دلی شکریہ۔ یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ مدرسۂ محمدی کا جشن کامیاب رہا، الحمدللہ۔ اسے ترقی دیتے رہنا چاہیے۔ ایوب صاحب کا خط ملا۔ ان کا مضمون بھیج دیا تھا۔ ان شاء اللہ اب تک مل گیا ہوگا۔

رمضان مبارک۔ سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمیداللہ

[پسِ نوشت]

عزیزی ایوب صاحب

سلام مسنون۔ خط لکھ چکا تھا لیکن بند کرنے سے قبل آپ کا کرم نامہ ملا، ممنون ہوا۔ خدا مبارک کرے اور آپ کی

کتاب جلد شائع ہو جائے۔

والسلام

ح

....

(۳۸)

بسم اللہ

۲۵ شعبان ۱۴۰۹ھ

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام مسنون۔ خیر و عافیت کا طالب۔ آپ کا کرم نامہ ملا، ممنون ہوا۔ منسلکہ تراشے بھی ملے، جزاکم اللہ۔ خدا کرے آپ خیر و عافیت سے اجمیر وغیرہ کے سفر سے واپس آ گئے ہوں۔

میں نے آگرے کے اخبار اذانِ بلال کا نام کبھی پہلے نہیں سنا تھا۔ آپ نے اس مضمون والے نمبر کی تاریخ نہیں لکھی ہے۔ دیگر احوال گزر رہے ہیں۔

سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمیداللہ

....

(۳۹)

بسم اللہ

جمعرات، ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ [ستمبر ۱۹۸۹ء]

Centre Culturel Islamique
4, Rue de Tournon,
Paris-6/ France

عزیزی سلّمکم اللہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آج آپ کی مرسلہ کتاب یاد گار نمبر پہنچی، دلی شکریہ۔

ذرا کوفت ہوئی کہ طباعت اچھی نہیں ہوئی ہے۔ ص۶ پر حدیث غلط چھپی ہے۔ بلّغوا عنّی ولو آیة (کو بالایة) کردیا ہے۔ حصہ انگریزی میں ص۳، کالم نمبرا، سطر نمبر ۱۸ میں ''not'' کا اضافہ غلط ہے، are so close ہونا چاہیے۔ ص۳، کالم نمبرا، سطر ۹ but نہیں if ہونا چاہیے۔ وہیں سطر ۲۶ thr نہیں the۔ آئندہ ان شاء اللہ کام بہتر ہوگا۔ حصّہ اردو میں اور بھی غلطیاں ہیں۔ ایک آیت بھی غلط چھپی ہے۔ ص۲۳، کالم۲، آخری سطر ندر و لمانہیں نُداوِلُھا ہونا چاہیے۔

عزیزہ نافعہ شوہر کے ساتھ آئندہ ہفتے آنے والی ہیں، ان شاء اللہ۔ دیگر حالات گزر رہے ہیں۔ سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمیداللہ

....

(۴۰)

بسم اللہ

یوم العید [یکم شوال ۱۴۰۹ھ]
جمعرات

4, Rue de Tournon,
Paris-6/ France

عزیزی خوش رہو

سلام مسنون۔ آپ کا خط ملا، ممنون ہوا۔ عید مبارک۔ خدا آپ کی عمر دراز کرے اور خدمتِ دین کی روز افزوں توفیق دے۔

یوسف صاحب کی فرمائش کے متعلق آپ کی مرضی۔ آپ کو آزادی ہے۔ مجھے شخصاً یہ چیزیں پسند نہیں مگر آپ کو پوری آزادی ہے۔

غالباً جھنڈوں کی کتاب ابھی طبع نہیں ہوئی۔ اس میں بھی آپ مدد دے سکتے ہیں اور دیگر علمی کاموں میں بھی۔

یہاں کے متعلق کوئی خاص چیز قابلِ ذکر نہیں۔ پیری و صدعیب کا معاملہ ہے۔ سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمیداللہ

....

(۴۱)

بسم اللّٰہ

۴ ربیع الانور ۱۴۱۰ھ

عزیزی سلمکم اللّٰہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔

کل آپ کی روانہ کردہ کتاب ملی، دلی شکریہ۔ اخبار کا تراشہ بھی ملا۔ اللّٰہ آپ سب کو حفاظت سے رکھے۔

کتاب میں صِبْغَۃُ اللّٰہ غلط ہے۔ اس کا تلفظ ہوگا Sighatuhu [کذا، Sibghatuhu]۔ صحیح املا صبغة (بغیر شوشے کے) ہوتا ہے۔

ص۳ پر رسول اکرمؐ کی ولادت باسعادت ۵۷۰ء لکھی ہے۔ صحیح تاریخ ۵۶۹ء ہے اور بعثت ۶۰۹ء میں ہوئی۔ جیسا کہ میں اپنی کتابوں میں وضاحت سے لکھ چکا ہوں (۵۷۰ اور ۶۱۰ فرنگیوں کی غلط فہمی اور غلط بیانی ہے)۔

ص۹ پر خصُوص الحِکم لکھا ہے۔ صحیح نام فُصُوصُ الحِکم ہے۔ کتاب کے آخری صفحے پر کتاب تعارفِ اسلام کا ذکر ہے۔ میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ کب اور کہاں چھپی ہے؟

خدا کرے وہاں اور سب خیر و عافیت ہو

ح

....

(۴۲)

بسم اللّٰہ

۲۸ رجب ۱۴۱۰ھ

Centre Culturel Islamique

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

عزیزی خوش رہو

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آپ کا ۱۹ رجب/ ۱۶ فبروری [کذا، فروری] کا خط پہنچا۔ خیر و عافیت کی اطلاع سے مسرت ہوئی۔

سورہ یٰسں مع ترجمہ ضرور شائع کیجیے لیکن میرے ترجمے کی ضرورت نہیں پکتھال، عبداللہ یوسف علی وغیرہ کے ترجموں سے نقل کر سکتے ہیں۔ ایسا ایک ترجمہ فلاڈلفیا میں عبدالخالق صاحب نے شائع کیا۔ اس میں عربی متن حضرت عثمانؓ کے مخطوطے کا دیا گیا ہے۔ معلوم نہیں اس سے آپ واقف ہیں یا نہیں۔ یا آپ وہاں سے ہزار پانچ سونسخوں کا آرڈر دے کر منگا لیں۔ یا ان کی اجازت لے کر اس کا آف سٹ اِڈیشن آپ بھی چھاپ لیں۔

جگن ناتھ آزاد کی نعتِ نبوی کا میں نے فرانسسی ترجمہ چھاپا [کذا، کیا] ہے۔ قریب میں ان شاء اللہ شائع ہو جائے گا۔

آپ کے ہاں سے صاحب الہجرۃ نامی کتاب معلوم نہیں کب چھپے گی۔

سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

ح

....

(۴۳)

بسم اللہ

۱۲ شوال ۱۴۱۰ھ

عزیزی عبیداللہ صاحب خوش رہو

سلام مسنون۔ خیر و عافیت کا طالب۔ غالباً تراویح کے متعلق آپ کے خط کا اب تک جواب نہ دیا۔ بھول بہت ہونے لگی، دیری اس لیے بھی کی کہ رمضان میں دیری سے مضمون مانگا گیا۔ ان شاء اللہ قریب میں جواب دیتا ہوں۔

حمیداللہ

....

(۴۴)

بسم اللہ

۳ ذی القعدہ ۱۴۱۰ھ

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

عزیزی خوش رہو

سلام مسنون۔ آپ کا خط اور اخباروں کے تراشے ملے۔ خدا آپ کو حسناتِ دارین عطا کرے۔ ان اخباری مضمونوں اور فتوؤں میں اتنے معلومات ہیں کہ اب میرے کسی مضمون کی ضرورت نہیں رہی اور سچ تو یہ ہے کہ میں ان پر کچھ اضافہ کرنا تو کہاں، ان کے برابر بھی لکھ نہیں سکتا۔

ترناولی کی نمائش مبارک ہو۔ کچھ لکھنا کہنا بعد از وقت ہے۔ ایک ہفتہ بھر پہلے پاریس میں سارے عرب ممالک کی انجمن میں ایک نمائش ہوئی جس میں ان ممالک کے ڈاک کے ٹکٹوں کا بھی ایک شعبہ تھا اور دلچسپی سے دیکھا گیا۔ کبھی نمائش میں سارے اسلامی ملکوں کے ٹکٹ یکجا کیے جاسکتے ہیں؟ خدا کرے وہاں سب خیر و عافیت ہو۔

ح

....

(۴۵)

بسم اللّٰہ

Centre Culturel Islamique
4, Rue de Tournon,
Paris-6/ France

۱۸ جولائی ۱۹۹۰ء
۲۶ ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ

عزیزی خوش رہو

سلام مسنون۔ آپ کا خط ملا، مسرت کا باعث ہوا۔

آپ نے مکتوباتِ نبوی کے متعلق دریافت کیا ہے۔ میرے علم میں اب تک چھے اصل خط دستیاب ہوئے ہیں۔ ان پر میری ایک کتاب *Six Originaux des lettres diplomatiques du Prophete de l'Islam* چھپی ہے [۱۹۸۵ء]۔ اس کا ایک انگریزی ترجمہ حیدرآباد میں عطاء اللہ صاحب کرا رہے ہیں۔ چھٹا جدید ترین دستیاب شدہ نامۂ مبارک جیفر بن الجلَندیٰ اور عبد بن الجلندی عمان کے دو مشترک بادشاہ دو بھائیوں کے نام ہے۔ مہر گول ہے۔ یہ منذر کے نام کے خط میں بہت واضح نظر آتی ہے۔

خدا آپ کے کاموں میں برکت دے اور سعادت دارین۔ سب کو سلام

ح

غالباً گزشتہ یا موجودہ خطوط میں کوئی مزید جواب طلب امر نہیں ہے۔ میرا حافظہ کمزور ہو چلا ہے۔

....

(۴۶)

بسم اللہ

۲۹ شوال ۱۴۱۱ھ [۷ مئی ۱۹۹۱ء]

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

عزیزی خوش رہو

سلام مسنون۔ آپ کا ۲۲ شوال کا خط پہنچا، شکریہ۔ کتاب چور ہر جگہ ہیں۔ میرے فرانسیسی ترجمۂ قـــــــرآن کو خود پاریس میں چند ماہ ہوئے دو صاحبوں نے بلا اجازت چھاپنے کا ''شرف بخشا'' ہے۔ اللہ ان لوگوں کو نیک ہدایت دے۔ بعض وقت پرانا اِڈیشن چھاپتے ہیں جب کہ مؤلف اس کی تصحیح کر چکتا ہے مگر چور ایڈیٹر اس سے واقف نہیں ہوتا۔ خدا آپ کی مدد فرمائے۔

کیا مُسندِ ابی حنیفہ نامی کوئی کتاب موجود ہے؟[۲۵] یہاں ایک مستشرق پروفیسر کو ضرورت ہے۔ معلوم نہیں کب اور کہاں چھپی ہے۔

سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

ح

....

(۴۷)

بسم اللہ

۱۹ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ

Centre Culturel Islamique

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

عزیزی عبیداللہ زبیر صاحب، خوش رہو۔

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آج آپ کا خط ملا، ممنون ہوا۔ حالات سے اطلاع ہوئی۔ اللہ نئے جوڑے کی شادی مبارک کرے۔ آپ کی کتاب ابھی نہیں آئی۔ آنے پر ان شاء اللہ رسید بھیجوں گا۔ ارسال پر شکرگزار ہوں۔

رامایِنا کی کتاب ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ اس لیے اردو مضمون کے ترجمے کا ابھی سوال نہیں۔ کاموں کی اتنی کثرت ہے کہ سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی۔ الحمدللہ فرنگی کثرت سے مسلمان ہو رہے ہیں۔

سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

ح

منسلکہ خط بھجوا دیں تو ممنون ہوں گا۔ آپ کو زحمت ہوتی ہے۔ معاف فرما دیں۔

....

(۴۸)

بسم اللہ

۲۲ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ

4, Rue de Tournon,

Paris-6/ France

عزیزی خوش رہو

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آج آپ کی مرسلہ کتاب قاضی حبیب اللہ مرحوم کی سوانح عمری بھی پہنچی۔ دلی شکریہ۔

دلچسپ اور کافی معلومات کی حامل ہے۔ میرا ذکر وہاں بے ضرورت ہے۔ جزاکم اللہ۔

سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔ منسلکہ خط بھجوا دیں تو ممنون ہوں گا۔

ح

....

بنام محمد غوث

بسم اللہ

۲۴ صفر ۳۷ھ

محترمی جناب غوث صاحب[۲۶]

سلام مسنون۔ آج صبح عنایت نامہ ملا۔ یہ ابتدائی رسید مرسل ہے، دریافت طلب امر کے جواب کو کچھ عرصہ لگے گا۔ ان شاء اللہ جیسے ہی کچھ پتہ چلے جواب عرض کر دیا جائے گا۔ ممکن ہے استانبول کے کسی کتب خانے میں تفتازان [کذا، تفتازانی؟] کی مخطوطہ کوئی چیز ہو۔

بنیادی حقوق کی متعلقہ گفتگو تو مجھے اب یادنہیں کہ اس وقت کیا امور ذہن میں تھے۔ بہرحال اہل ذِمّہ کو قرآن نے اپنے ہی قانون پر عمل کرنے کا حق دیا ہے "ولیحکم اهل الانجیل بما انزل اللّٰہ به" وغیرہ۔ یہودی، نصرانی وغیرہ رعایا کے قانونِ شخصی میں دخل اندازی نہیں کی جاسکتی، بلکہ فریقین اہل ذِمّہ ہوں تو بہ ظاہر عام مسائلِ تعزیرات وتجارت وغیرہ میں بھی انھیں کا قانون ان پر انھیں کے حکامِ عدالت کے ذریعے سے چلتا ہے۔ ان کی شراب نوشی وشراب فروشی، ان کی سودخواری وغیرہ کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے۔ اتنی آزادی مغرب میں آج خواب وخیال ہے۔

اسی طرح اہل ذمہ کی زندگی ہی میں نہیں، موت کے بعد بھی حفاظت کی شرطیں ملحوظ رہتی ہیں، مثلاً ان کی قبریں توڑی اکھیڑی نہیں جاسکتیں۔

مغرب میں انتقام کے لیے ناروا چیز بھی روا ہو جاتی ہے (قوانینِ جنگ میں مثلاً)۔ حدیث ولاتخن لمن خانك کے تحت ہمارے فقہا کہتے ہیں کہ ناجائز چیز انتقاماً بھی جائز نہیں ہوسکتی۔ بلاذری وغیرہ میں مسلمان یرغمالوں کے رومیوں کے ہاتھوں قتل کا قصہ ملاحظہ ہو کہ رومیوں کے یرغمالوں کو باوجود صریح معاہدے کے مسلمان یرغمال کے قتل کی پاداش میں قتل نہ کیا جا سکا کہ لاتزروا زرة وزر أخرىٰ۔

غرض یہ اور دیگر مزید ایسے حقوق کا پتہ چلتا ہے جو اقوامِ متحدہ کے منشور سے کہیں زائد حقوقِ رعایا اور اجانب بلکہ حربی اعدا کو بھی اسلام نے دیے ہیں۔[۲۷]

ح

....

بنام مولوی محمد ایوب

بسم اللّٰہ

عزیزی جناب مولوی محمد ایوب صاحب

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا کرم نامہ ملا، ممنون ہوا۔ خدا آپ کو حسناتِ دارین سے نوازے۔

صحابۂ کرامؓ اور اولیا کے جھنڈوں کی کتاب میں نے دیکھی تھی، دوسری کتاب سے میں واقف نہیں۔ میری رائے میں اصل کتابوں کو شائع کرنا مناسب ہوگا۔ نادر چیز ہے، خرچ ہوگا لیکن مختلف لوگوں سے چندہ کیا جاسکتا ہے۔ جھنڈوں کی تاریخ زمانۂ جاہلیت اور عہدِ نبوی کے متعلق کتاب کو ایڈٹ کرتے وقت بطورِ تمہید بیان کرنا مفید ہوگا۔ میری فرانسسی سیرت النبیؐ میں جھنڈوں پر ایک مختصر لیکن مستقل باب ہی ہے۔ جن کے جھنڈے ہیں، ان کے مختصر حالات بھی ہوں تو اچھا ہوگا لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ جھنڈے کس حد تک صحیح اور اصلی ہیں اور مجھے معلوم نہیں اولیائے طریقت میں اس کا رواج کب سے شروع ہوا۔

مخطوطات کو جہاں تک ممکن ہو ایڈٹ کرکے شائع کردینا چاہیے۔ ہر سال ایک کتاب بھی ہو تو رفتہ رفتہ بہت سی مفید اور نامعلوم چیزیں شائع ہو جائیں گی، چاہے وہ اہل خاندان کی تالیف ہو یا کسی اور کی۔

حمیداللہ

....

(۲)

بسم اللہ

۲۸ محرم ۱۴۰۹ھ

عزیزِ مکرم ایوب صاحب زادمجدکم

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کتاب کا قلمی نسخہ پہنچ گیا، ممنون ہوا۔ ان شاء اللہ اس کو جلد دیکھ کر واپس کرتا ہوں۔ آپ کو مصروفیت نہ ہوتی تو حیرت ہوتی۔

فریضۂ منصبی نہ ہونے کے باوجود مجھے یہاں جتنا کام رہتا ہے، اس سے اندازہ کرسکتا ہوں۔ شاید آئندہ خط میں زیادہ مفصّل لکھ سکوں۔

حفظکم اللہ وعافاکم۔

حمیداللہ

....

بنام عبدالصبور

بسم اللّٰہ

۱۳ رمضان ۱۴۰۶ھ

عزیزی عبدالصبور صاحب سلّمک اللّٰہ

سلام، خیریت حاصل و مطلوب۔ آپ کا محبت نامہ ملا۔ اللّٰہ آپ کو خوش رکھے اور حسناتِ دارین عطا کرے۔ آپ جس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں وہ صدیوں سے دین اور علم کی خدمت کر رہا ہے۔ خدا آپ کو بھی اُن کی طرح رضائے الٰہی حاصل کرنے کا موقع دے۔

ڈاک ناقابل اعتماد ہوگئی ہے۔ کبھی رجسٹر خط بھیجوں تو ان شاء اللّٰہ آپ کو مختلف ملکوں کے ٹکٹ جو میرے [نام] خطوط پر آتے ہیں بھیجوں گا۔

سب کو سلام، یاد آتے ہیں۔

حمیداللّٰہ

....

حواشی وتعلیقات

* چیف ایڈیٹر /پروفیسر، شعبۂ اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔

۱۔ دیکھیے: محمد ارشد، ''ڈاکٹر محمد حمید اللّٰہ کے چند غیر مطبوعہ خطوط''، پیغام آشنا، اسلام آباد، شمارہ ۳۴ (جولائی تا ستمبر ۲۰۰۸ء): ۱۹۷–۲۱۱۔ خصوصاً ص ۲۰۳ تا ۲۰۶۔

۲۔ دیکھیے: عبیداللّٰہ، ''ڈاکٹر محمد حمید اللّٰہ کے چند مکتوبات''، معارف، اعظم گڑھ، جلد ۱۷۲، شمارہ ۴ (اکتوبر ۲۰۰۳ء/ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ): ۲۷۱–۲۸۵۔

۳۔ گھر میں نوافل پڑھنے کے استحباب سے متعلق صحیح البخاری کی ایک روایت ہے: 'اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورا'۔ [رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ نماز گھر میں بھی پڑھا کرو، اور ان کو قبریں نہ بناؤ]۔ صحیح البخاری، باب التطوع فی البیت، حدیث نمبر ۱۱۸۷۔ امام نووی نے ریاض الصالحین میں ایک باب 'باب استحباب جعل النوافل فی البیت۔۔۔' کے عنوان سے قائم کیا ہے جس میں بخاری و مسلم کی ایک متفق علیہ روایت بیان کی ہے: 'صلوا ایھا الناس فی بیوتکم، فان افضل الصلوۃ صلوۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ'۔ [اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو، اس لیے کہ آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ہو، سوائے فرض نماز کے]۔ دیکھیے: ابوزکریا یحیی ابن شرف النووی، ریاض الصالحین، مترجم عابد الرحمٰن صدیقی، جلد ۲ (لاہور: ادارۂ اسلامیات، ۲۰۰۵ء)، ۹۴۔ نیز دیکھیے: کنز العمال (التراث

الاسلامی)، حدیث نمبر ۲۱۳۳۴، ۲۳۳۶۳۔

۴۔ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں نمازی کے سامنے سے گذرنے کی ممانعت سے متعلق متعدد احادیث نقل کی ہیں۔ دیکھیے: صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب اثم المار بین یدی المصلی؛ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب النہی عن المرور بین یدی المصلی۔ امام نووی نے ریاض الصالحین میں ایک باب قائم کیا ہے 'باب تحریم المرور بین یدی المصلی' اور اس کے تحت بخاری و مسلم کی ایک متفق علیہ روایت نقل کی ہے۔ دیکھیے: ریاض الصالحین، جلد۲، ۳۱۱۔

۵۔ کتب احادیث میں اس ضمن میں متعدد احادیث وارد ہیں: دیکھیے: صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اذا رایتم الھلال فصوموا، واذا رایتموہ فافطروا؛ کم و بیش انھی الفاظ میں دیگر کتب احادیث میں بھی اسی مضمون کی احادیث آئی ہیں۔ نسائی میں ایک روایت ہے: صوموا لرؤیتہ الھلال وافطروا لرؤیتہ، دیکھیے: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ۸۔

۶۔ قدما میں سے قاضی ابوالفضل عیاض اندلسی (م۵۴۴ھ) اپنی گراں مایہ تالیف الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ میں جبکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ الحرانی (۶۶۱–۷۲۸ھ) نے اپنی تالیف الصارم المسلول علی شاتم الرسول میں شرح و بسط سے اس مسئلے پر کلام کیا ہے۔ ان دونوں کی رائے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی (توہین رسالت) کے جرم کی شرعی سزا 'سزائے موت' ہے، نیز دونوں اسے حد کہتے ہیں نہ کہ تعزیر۔

۷۔ فاسق و فاجر کی امامت کے مسئلے سے متعلق احادیث و روایات کے لیے دیکھیے: السنن الکبری للبیھقی (بیروت)،۴: ۱۹؛ کشف الخفا للعجلونی (مکتبہ دار التراث)،۲: ۳۷، ۴۲؛ کنز العمال، ۱۴۸۱۵۔

۸۔ متعدد احادیث میں اس امر کی صراحت موجود ہے، دیکھیے: صحیح البخاری، کتاب الحج، باب وما یاکل من البدن وما یتصدق؛ کتاب الاضاحی، باب ما یوکل من لحوم الاضاحی وما یتزود۔ اس بارے میں ائمہ فقہا کے موقف کے لیے ملاحظہ ہو: عبدالرحمٰن الجزیری، الفقہ علی مذاہب الاربعۃ (بیروت: دار احیاء التراث العربی، س ن)، جلد ۱، ص ۴۰۶۔

۹۔ زیورات پر زکوٰۃ کے بارے میں ائمہ احناف اور دیگر مذاہب کے آرا کے بارے میں ملاحظہ ہو: شیخ الاسلام برہان الدین المرغینانی، الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی (بیروت: دار احیاء التراث العربی، س ن)، جلد ۱، ص ۱۰۳؛ دیگر مذاہب کے آرا کے بارے میں ملاحظہ ہو: قاضی ابن رشد، بدایۃ المجتھد (لاہور: المکتبۃ العلمیۃ، ۱۹۸۴ء)، جلد ۱، ص ۱۸۲–۱۸۳۔

۱۰۔ محمد حمیداللہ کے برادر اکبر محمد صبغۃ اللہ کے صاحبزادے۔

۱۱۔ مدرسہ محمدی خاندان کے بزرگوں نے ۱۸۸۸ء میں مدراس میں قائم کیا۔ بانیوں میں سید محمد اسحاق (ملقب بہ طرازش خان)، مفتی محمود، غلام محمد ملقب بہ شرف الدولہ، قاضی عبداللہ، مولوی احمد علی، اور غلام محی الدین کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ ابتدائے قیام سے خاندان کے افراد نسلاً بعد نسل اس مدرسے میں تعلیم و تدریس اور افتا و قضا جیسی خدمات انجام دیتے چلے آئے ہیں۔ مدرسہ محمدی تاحال باغ دیوان صاحب میں قائم ہے اور اس میں تعلیم و تدریس اور افتا و قضا کا سلسلہ جاری ہے۔ مدرسے میں ایک شاندار کتب خانہ بھی موجود ہے، جس میں عربی و فارسی مخطوطات کا بیش قیمت ذخیرہ موجود ہے۔ مدرسۂ محمدی نادر قلمی کتب کی طباعت و اشاعت میں بھی پیش پیش رہا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے:

S. G. Mahmood, "A Madrasa with a Research Library", *Madras Musings*, Vol. XI, No. 6 (1–15 July, 2001), p. 2.

۱۲۔ محمد صبغۃ اللہ (بدرالدولہ) قاضی القضاۃ کرناٹک (ولادت: ۵ محرم ۱۲۱۱ھ، مدراس؛ وفات: ۲۵ محرم ۱۲۸۰ھ، مدراس)۔ تصانیف: فوائد بدریہ (دکھنی زبان نثر میں سیرت النبی)۔ محمد حمیداللہ کے ایک بیان کے مطابق۔ ان کے دادا محمد صبغۃ اللہ نے فیض الکریم (کے تاریخی نام سے: ۱۱۹۱ھ) ایک ضخیم ترجمہ مع تفسیر لکھنا شروع کی تھی لیکن تکمیل سے قبل ان کی وفات ہوگئی۔ اسے ان کے بیٹے محمد سعید خان مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن نے مکمل کرنے کی کوشش کی مگر کام ختم ہونے سے قبل وہ بھی وفات پاگئے۔ بدرالدولہ مرحوم کی تالیف مطبع فیض الکریم حیدر آباد ۱۳۱۳ھ میں دو جلدوں میں، اور مفتی محمد سعید

کا تکملہ ایک جلد میں شائع ہو چکے ہیں۔ بعد ازاں مفتی محمد سعید کے بھائی مفتی محمود نے کام ہاتھ میں لیا۔ ان کی وفات ہوگئی تو ان کے بھتیجے ناصرالدین محمد بن قاضی محمد عبیداللہ نے اپنی وفات سے قبل اس کو مکمل کر دیا۔ لیکن مفتی محمود اور ناصرالدین محمد کے مرتبہ اجزاے فیض الکریم شائع نہیں ہو سکے۔ (دیکھیے: محمد حمیداللہ، ''عرض حال''، مشمولہ تفسیر حبیبی (حیدر آباد دکن: احمد عبدالخالق، س ن)، ص ۱۵۳–۱۵۴۔

۱۳۔ تامل مترجم قرآن مولوی عبدالوہاب (مدار الامرا) دیوان کرناٹک (ولادت: ۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۰۸ھ، وفات ۵ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ)۔

۱۴۔ توریت، زبور اور انجیل کا ترجمہ خاندان کے ایک بزرگ قاضی نظام الدین صغیر (م ۱۱۰۸ھ) نے کیا تھا۔ اس خط سے متعلق مکتوب الیہ (عبیداللہ زبیر) نے حسب ذیل حاشیہ رقم کیا ہے:

> جنوبی ہند اور خاص کر سابق صوبہ مدراس میں انگریزوں کے تسلط کی بنا پر عیسائیت کا پرچار ہونے لگا۔ عیسائی مبلغین کی روز افزوں طاقت کو دیکھ کر قاضی نظام الدین احمد صغیر نے محسوس کیا کہ عربی تورات، زبور، انجیل کا کم از کم فارسی میں ترجمہ کیا جائے تاکہ اس دین کی حقیقت سے عام مسلمانوں کو براہ راست واقفیت حاصل کرسکیں [کذا، ہو سکے] اور یہودیوں اور عیسائیوں کی تردید کرسکیں۔ چنانچہ قاضی نظام الدین احمد صغیر نے ۱۱۵۲ھ میں عربی زبور کا ترجمہ فارسی میں کیا اور اس کا نام سرور الصدور بہ ترجمہ معرب الزبور اور اس کے بعد انھوں نے انجیل کا ترجمہ فیض الجلیل فی ترجمة معرب الانجیل رکھا۔

دیکھیے: عبیداللہ، ''ڈاکٹر محمد حمیداللہ کے چند مکتوبات''، معارف، اعظم گڑھ، ۱۷۲:۴ (اکتوبر ۲۰۰۳ء/ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ)، ص ۲۸۰۔

۱۵۔ دیکھیے حوالہ نمبر ۱۳۔

۱۶۔ رشاد خلیفہ (۱۹ نومبر ۱۹۳۵ء–۳۱ جنوری ۱۹۹۰ء)، مصری نژاد امریکی بائیوکیمسٹ، بہائی فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔ قرآن، حدیث اور اسلام (*Qur'an, Hadith and Islam*) نیز انگریزی قرآن بعنوان: *Qur'an: The Final Testament* (سارا ٹوگا، کیلی فورنیا، ۲۰۰۷ء) اس کی دو اہم اور معروف تصانیف ہیں۔ ان تصانیف میں وحدت ادیان کا جو تصور پیش کیا گیا ہے نیز اسلامی احکام و عبادات کی جو تعبیر پیش کی گئی اس نے جمہور مسلمانوں میں غم و غصے کو جنم دیا۔ اس کے خیالات و معتقدات کے رد میں متعدد اہل علم نے قلم اٹھایا جن میں نومسلم فاضل ابوامینہ بلال فلپس بھی شامل ہیں۔ دیکھیے:

Abu Ameenah Bilal Philips, *The Qur'an's Numerical Miracle: Hoax and Heresy* (Riyadh, KSA: Al-Furqan Publication, 1987/1407).

۱۷۔ ۳۱ جنوری ۱۹۹۰ء کو قتل کر دیے گئے۔

۱۸۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر (۱۸۶۴ء–۱۹۴۰ء)، جو دو بار مملکت آصفیہ حیدر آباد دکن کے وزیر اعظم ہوئے (۱۹۰۱ء–۱۹۱۲ء و ۱۹۲۶ء–۱۹۳۷ء)۔

۱۹۔ درشہوار بیگم: شہزادی بیگم صاحبہ خدیجہ خیریہ عائشہ درشہوار (۲۶ جنوری ۱۹۱۴ء–۷ فروری ۲۰۰۶ء) آخری عثمانی سلطان و خلیفة المسلمین عبدالمجید ثانی (۱۹۲۲ء–۱۹۲۴ء) کی صاحبزادی۔ الغاے خلافت کے بعد جب سلطان کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ فرانس کی طرف جلاوطن کر دیا گیا تو اس جلاوطنی کے زمانے میں ان کی شادی مملکت آصفیہ حیدر آباد دکن کے آخری نظام میر عثمان علی خان آصف جاہ ہفتم کے بیٹے شہزادہ اعظم جاہ (۱۹۰۷ء–۱۹۷۰ء) ولی عہد برار سے ہوئی (۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء)۔ جنوبی فرانس میں مقیم سابق عثمانی شاہی خاندان اور حیدر آباد دکن کے آصف جاہی خاندان کے مابین ازدواجی اتحاد کے قیام میں تحریک خلافت کے قائد مولانا شوکت علی نے اہم کردار ادا کیا۔ دیکھیے:

Margrit Pernau-Reifeld, "Reaping the Whirlwind: Nizam and the Khilafat Movement", *Economic and Political Weekly*, Vol. 34, No. 38 (Sep 18–24, 1999), p. 2749; Eric Lewis Beverley, *Hyderabad, British India and the World* (Cambridge: Cambridge University Press, 2015), p. 140–141.

حیدرآباد میں درشہوار بیگم نے تعلیم اورصحت کے متعدد فلاحی منصوبوں کا افتتاح کیا۔علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں حکیم اجمل خان طبیہ کالج ہسپتال کا افتتاح بھی انھیں کے ہاتھوں ہوا (۱۹۳۹ء)۔

۲۰۔ احمد دیدات (۱۹۱۸ء–۲۰۰۵ء) معروف مناظر اور مبلغ، جو زندگی بھر مسیحی مشنریوں کے خلاف برسرِ پیکار رہے۔تردید مسیحیت ان کے خطبات وتصانیف کا خصوصی موضوع رہا۔ان کے احوال وآثار اور افکار وخیالات کے بارے میں ملاحظہ ہو:

Brian Larkin, "Ahmad Deedat and the form of Islamic Evangelism", *Social Text*, Vol. 26, No. 3 (2008), p. 101–121; Goolam Vahed, *Ahmad Deedat: The Argumentative Muslim* (Durban: Islamic Propagation Centre International, 2012); John Chesworth, "Deedat, Ahmad", in *Encyclopaedia of Bible and its Reception* (Berlin / Boston, 2012); Muhammad Haroon, "Ahmad Deedat: The Making of a Transnational Religious Figure", *Journal of the Study of Religion*, Vol. 27, No. 2 (2014), p. 66–93.

۲۱۔ تحفة المجاہد فی بعض اخبار البر تغالیین ، شیخ زین الدین المعبری الملیباری (م۹۸۷ھ/۱۵۷۹ء) کی تصنیف،جس میں ملیبار میں اشاعتِ اسلام کی سرگزشت، اس خطے میں پرتگالیوں کی آمد اور مسلمانوں کے ساتھ ان کی لڑائیوں کا مفصل تذکرہ مرقوم ہے۔ اس کا انگریزی میں ترجمہ Rowlandson نے کیا، جو لندن سے ۱۸۲۹ء میں شائع ہوا۔

۲۲۔ حکیم سید شمس اللہ قادری (۱۸۸۵ء–۱۹۵۳ء)،معروف مصنف مترجم ومصنف۔ ہندوستان کی اسلامی تاریخ ثقافت پر ۲۹ تصانیف ان کی یادگار ہیں،جن میں حسب ذیل بطور خاص قابل ذکر ہیں: آثار الکرام: تاریخ ترقی علوم و فنون بعہد سلطنتِ مسلمانانِ ہندوستان (حیدرآباد دکن: انجمن امداد باہمی مکتبۂ ابراہیمیہ ، ۱۹۲۸ء)؛ ملیبار سے عربوں کے تعلقات (حیدرآباد دکن: خورشید پریس، ۱۹۲۹ء)؛ سکہ جات شاہانِ اودھ (حیدرآباد: س ن)؛ تاریخ زبان اردو یعنی اردوے قدیم (لکھنؤ: مطبعہ منشی نول کشور ۱۹۲۵ء)۔سید شمس اللہ قادری نے تاریخ (تاریخ وآثار قدیمہ کا سہ ماہی رسالہ) کے نام سے ایک مجلّہ بھی حیدرآباد دکن سے جاری کیا تھا جو تقریباً ایک عشرے تک شائع ہوتا رہا (جلدنہم ۱۹۳۰ء)۔

۲۳۔ ڈاکٹر محمد یوسف الدین (۱۰ اکتوبر ۱۹۱۸ء– یکم جون ۱۹۹۷ء)، کلیۂ دینیات، جامعۂ عثمانیہ کے سابق استاذ۔انھوں نے مولانا مناظر احسن گیلانی، پروفیسر انور اقبال قریشی، اور محمد حمیداللہ کی نگرانی میں اسلام کے معاشی نظریے کے عنوان سے مقالہ تصنیف پیش کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی (۱۹۴۵ء)۔ یہ مقالہ اسی عنوان سے مطبعہ ابراہیمیہ ، حیدرآباد دکن سے ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا۔محمد یوسف الدین ۱۹۴۵ء میں ورنگل کالج میں لیکچرار مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں ریڈر بن کر نظام کالج چلے گئے۔ حیدرآباد پر ہندوستانی قبضے کے بعد جامعہ عثمانیہ کے شعبۂ دینیات کوختم کر کے اسے شعبہ مذہب وثقافت کا نام دیا گیا۔محمد یوسف الدین کا تبادلہ نظام کالج سے اس شعبے میں کر دیا گیا۔ ۱۹۵۸ء میں وہ صدر شعبہ مقرر ہوئے۔ یہاں سے ۱۹۷۸ء میں وہ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔تفصیل کے لیے دیکھیے: شاہ بلیغ الدین، تذکرۂ عثمانیین (کراچی: اردو اکیڈمی سندھ، ۲۰۰۱ء)،ص ۶۸۵–۶۸۹۔

۲۴۔ ہندوستانی نژاد برطانوی مصنف و ناول نگار سلمان رشدی کی انگریزی تالیف *Satanic Verses* (طبع اول ۱۹۸۸ء) مراد ہے، جس میں مصنف نے انبیا کرام علیھم السلام کی اہانت کا ارتکاب کیا ہے۔

۲۵۔ امام ابونعیم احمد اصفہانی کی مسند ابو حنیفہ ،معروف محدث مولانا عبدالرشید نعمانی کے صاحبزادے مولانا عبدالشہید نعمانی نے ایڈٹ کی ہے جسے ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد نے شائع کیا ہے (۲۰۰۰ء)۔

۲۶۔ ڈاکٹر محمد غوث (م ۵ رجب ۱۴۰۳ھ، بعمر ۸۲ سال)، ڈاکٹر محمد حمیداللہ کے قریبی عزیز اور جامعہ عثمانیہ میں ان کے ہم درس، ارکاٹ میں پیدا ہوئے۔ دارالعلوم (حیدرآباد) سے منشی اور مولوی کے بعد انگریزی کا پرچہ دے کر میٹرک کیا۔ پھر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ میں داخلہ لیا۔ یہاں سے ۱۹۲۸ء میں علم الحدیث میں بی اے اور علم الفقہ میں ایم اے کے ساتھ ساتھ ایل ایل بی کی ڈگری بھی لی۔ پھر جامعہ عثمانیہ میں ریسرچ اسکالر مقرر ہوئے۔ انھوں

نے جنایات وجہ غفلت کے موضوع پر مقالہ لکھ کر جامعہ عثمانیہ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں ابوالکلام آزاد انسٹی ٹیوٹ کے فیلو مقرر ہوئے، یہاں انھوں نے حیدر آباد کی تاریخ (۱۷۹۵ء–۱۹۵۰ء) مرتب کی۔ نیز انھوں نے دفتر دیوانی ملکی و مال کی عربی کتب کی فہرست بھی مرتب کی۔ جامعہ عثمانیہ کے کتب خانے کے اردو، فارسی اور عربی کے مخطوطات کی وضاحتی فہرست بھی تیار کی۔ وہ حیدر آباد ایجوکیشنل سوسائٹی کے نائب معتمد رہے۔ وظیفہ حسن خدمت کے بعد وہ مدراس میں رہنے لگے۔ وہاں انھوں نے اپنے خاندان کے کتب خانے، جو کتب خانہ شرف الملک کے نام سے موسوم ہے، کے اردو و عربی مخطوطات کی فہرستیں مرتب کیں۔ احوال و آثار کے لیے دیکھیے: شاہ بلیغ الدین، تذکرۂ عثمانیین، ص۲۳۹–۲۴۱۔

۲۷۔ اہل ذمہ کے حقوق کا مفصل بیان محمد حمید اللہ کی معروف انگریزی تصنیف *The Muslim Conduct of State* (لاہور: شیخ محمد اشرف، ۱۹۴۵ء) میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔